ضروری اطلاع

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کیلئے
دوبارہ چھپایا ہے۔ اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر پبلک میں شایع ہونا ضروری ہے
پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاءاللہ
موجب ثواب ہوگا عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شایع
کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں
دوسرے صاحب موصوف جو عربی زبان رکھتے ہیں لغات القرآن ایک کتاب
تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے ہر ایک پر لازم
ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کیلئے خاص توجہ کریں کیونکہ دینی علوم کا بھی خزانہ ہے اور
علم لغات قرآن ضروری ہے والسلام۔ میرزا غلام احمد مسیح موعودؑ

مطبع میگزین قادیان

ضروری اطلاع

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کیلئے
دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر پبلک میں شایع
ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں
تو انشاءاللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا
کر شایع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی
کم ملتی ہیں دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان کہتے ہیں لغات القرآن
ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر
لازم ہے کہ قرآن کے سمجھنے کیلئے خاص توجہ کریں کیونکہ دینی علوم کا بھی خزانہ ہے اور علم
لغات قرآن ضروری ہے۔ میرزا غلام احمد مسیح موعودؑ
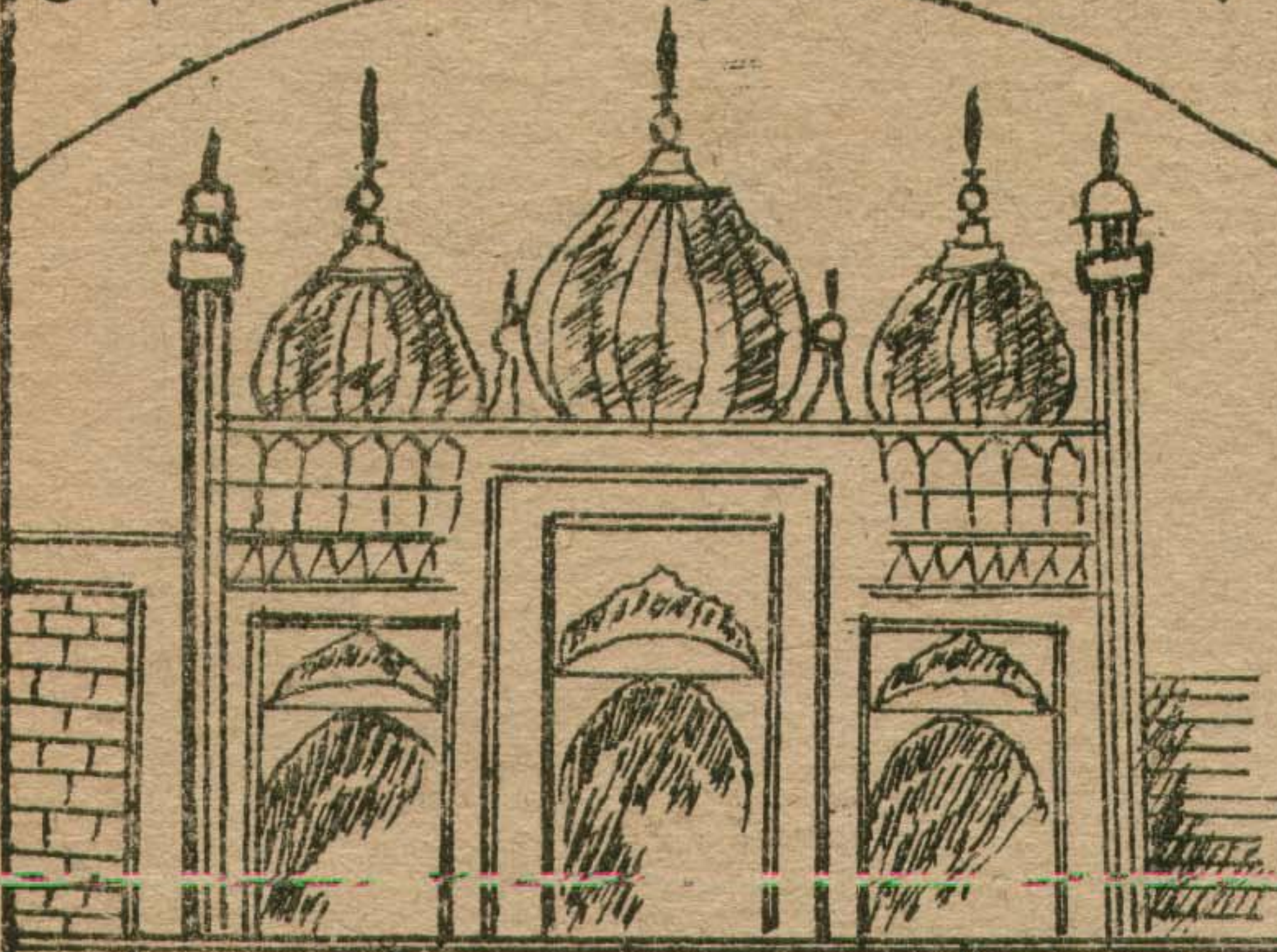
مطبع میگزین قادیان

Digitized by Khilafat Library

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیر یگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفے ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارش کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب ۔ نزد ما کفرست و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عـ۲۰
معاونین درجہ اول جن کو ۱۰ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	۱۰عہ
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی ۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے

تعداد مسلمانان دنیا

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
مراکو	۹۰۰۰۰۰۰	الجیریا	۴۵۰۰۰۰۰
ٹونس	۱۵۰۰۰۰۰	طرابلس الغرب	۱۴۰۰۰۰۰
مصر	۱۰۰۰۰۰۰۰	سوڈان مصری	۶۰۰۰۰۰۰
صحرائے اعظم	۴۰۰۰۰۰۰	فرانسیسی سوڈان	۱۳۰۰۰۰۰۰
انگریزی سوڈان	۹۰۰۰۰۰۰	وسطی سوڈان	۵۰۰۰۰۰۰
کونگو	۱۵۰۰۰۰	کامرون	۴۰۰۰۰۰۰
اوگنڈہ	۳۰۰۰۰۰۰	ملک حبش	۳۵۰۰۰۰۰
موزنبیق۔ مڈغاسکر۔ کیپ			
زنگبار۔ باقی بسط افریقہ	۳۰۰۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان افریقہ ۱۰۱۶۰۰۰۰۰

یہ تعداد ظاہر کرتی ہے۔ کہ برِاعظم افریقہ مین کتنے مسلمان آباد ہین اور اب حسب ذیل ملاحظہ فرمایئے

نام ملک	مسلمان آبادی		
یورپین ٹرکی	۲۵۰۰۰۰۰	مجموعہ ۴۲۶۰۰۰۰	
بوسنیا اور ہرسک	۷۰۰۰۰۰		
بلگیریا۔ رومیلیا	۱۰۰۰۰۰۰		
رومانیا	۶۰۰۰۰		
سرویا	۶۰۰۰۰	جبل اسود	۱۰۰۰۰
یونان	۳۰۰۰۰		
یورپین روس اور کوہ قاف	۲۵۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان یورپ ۵۰۰۰۰۲

یورپ کے بعد اب ہم ایشیاء کی جدول پیش کرتے ہیں

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
اناطول	۷۰۰۰۰۰۰	آرمینیا	۴۰۰۰۰۰۰
عراق	۲۵۰۰۰۰۰	شام	۱۲۰۰۰۰۰۰
جزیرہ عرب	۱۲۰۰۰۰۰۰	ایشیائی روس	۱۰۰۰۰۰۰۰
ایران	۱۲۰۰۰۰۰	افغانستان	۹۰۰۰۰۰۰
بلوچستان	۵۰۰۰۰۰	ہندوستان	۹۰۰۰۰۰۰۰
سیام	۱۰۰۰۰۰	چینی ھند	۲۰۰۰۰۰۰
چین	۴۵۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان ایشیاء ۱۹۶۰۰۰۰۰۰

یہ تعداد مسلمانون کی ایشیاء مین اس وقت ہے اب ہم اوقیانوس مین مسلمانون کی تعداد ظاہر کرتے ہین۔

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
غلین	۵۰۰۰۰۰	سوماٹرا	۴۰۰۰۰۰۰
جاوا	۳۷۰۰۰۰۰۰	بورنیو	۵۰۰۰۰
مالیسیا	۹۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان اوقیانوس ۵۱۰۰۰۰۰

افریقہ کے سوا باقی مسلم شماری بیس کروڑ۔ مسٹرل اور مالٹین۔ ولیم ولکنس نے بتلائی ہے (سہارنپور گزٹ ۱۸ مارچ ۱۹۰۶ء جلد ۱ نمبر ۴ صفحہ ۸)

اگر افریقہ کا یہ شمار ساتھ ملایا جاوے۔ تیئس کروڑ ۵ لاکھ ہوتے ہین۔ اور اگر موجودہ مردم شماری کا لحاظ رکھا جاوے تو ہر ملک مین اور دنیا کے ہر گوشہ مین مسلم شماری بکثرت اور رو بہ ترقی ہے۔ (انوار الاسلام)

معراج ایک جسم نورانی کیساتھ ہوا

مکرمی مفتی صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج مین کتاب ادیماق مغل پڑھ رہا تھا۔ کہ حضرت سرمد علیہ الرحمۃ کا حال دیکھا ان کی وفات کا باعث فتوے قتل ملایان ظاہرین بباعث انکار معراج الجسد حضرت سرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ یہ مضمون قابل درج اخبار گوہر بار بدر کے ہے۔ حضرت سرمد نے اس مسئلہ کو کیسے لطیف معانی مین ادا کیا ہے۔ سبحان اللہ اپنے لوگون مین سے بھی کیسے کیسے منصف لوگ گذرے ہین۔

(محمد حسین طبیب احمد آبادی)

(نقل عبارت ادیماق مغل صفحہ ۵۵۷ مطبوعہ روز بازار پریس امرتسر)

سرمد سعید ازلی حکیم سعید ارمنی فرنگی بود۔ در شہر ٹھٹھہ بعشق ہندو پسرے پیراہن را از تن برانداخت و برہنہ زیستے صوفی بود۔ کہ جذبہ از جذبات الٰہی او را از در ربود شاہ بلند اقبال دارالشکوہ باآن مست بادۂ عرفان بسیار صحبت داشتے۔ در عہد عالمگیر بادشاہ او را تکلیف لباس دادند قبول نہ کرد۔ ملایان ظاہر بین بہ سبب این رباعی فتوے قتل او دادند۔ ؎ آنکو کہ سر حقیقتش باور شد ٭ خود پہن تر از سپہر پہناور شد۔ ملا گوید کہ بر شد احمد بہ فلک ٭ سرمد گوید فلک بہ احمدؐ در شد۔ گفتند۔ کہ ازین انکار معراج ظاہر میشود۔ دلیل کفر کافی است۔ (قتل کا حکم ان سینہ زور مولویون کے پاس تو آگے ہی تیار ہوتا ہے۔ ہائے غضب اس لطیف رباعی کے معانی مین کسی نے نہ سوچا کہ ہم انکار معراج کہہ رہے ہین اور حضرت سرمد نے تو وہ رتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت کیا ہے جو ہم نہین کرتے۔ یعنی یہ کہ آسمان و مافیہا آپ کے پاس چل کر آیا نہ یہ کہ آپ اس کے پاس چلکر گئے)

چند روز قبل از شہادت این شعر مے خواند ؎ عمریست کہ آن جلوۂ منصور کہن شد من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را ٭ در ۱۰۷۱ھ مردانہ وار سر زیر تیغ شریعت نہاد۔ وقت قتل سوئے جلاد دیدہ تبسم فرمود و این شعر خواند ؎

شورے شد و از خواب عدم چشم کشودیم ٭ دیدیم کہ باقیست شب فتنہ غنودیم

(رحمۃ اللہ علیہ الف الف رحمۃ) اسی عقیدہ کے مطابق حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی جلد اول مکتوب ۲۱۰ مین فرماتے ہین۔ کہ معراج بسط زمانی کے قبیل سے تھا یعنی ایک قسم کا کشف جسکو واقعات یا رویا سے تعبیر کر سکتے ہین۔ اب حضور امام الزمان علیہ السلام پر حملہ کرنیوالے چلو بھر پانی مین ڈوب مرین۔

نظم

اے شعاع نور حق از بام تو ٭ اے فروغ نام حق از نام تو

نے غلط گفتم خدا دارم گواہ ٭ انبیاء را ناز بر ایام تو

آمدستی از پئے اظہار دین ٭ بود در قرآن این پیغام تو

شاد زی اے شاہ سلطان القلم ٭ دہ قلم! شیطان کش صمصام تو

شاد زی اے شاہ خوبان شاد زی ٭ قربانِ تو این یوسف گمنام تو

(محمد یوسف اپیل نویس مردان)

کیا مرتد ڈاکٹر مفسر کہلا سکتا ہے

(رقم زدہ محمد نصیر الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات)

معزز ناظرین بدر و الحکم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ میں نے ایک ڈاکٹر عبد الحکیم کے بارہ میں ۔۔۔ کچھ نہیں لکھا۔ حالانکہ میں ہر دو اخباروں میں اکثر مضامین دیتا رہتا ہوں اس غیر معمولی خموشی کی وجہ بعض احباب نے دریافت بھی کی۔ جس کا جواب یہ دیا گیا اور دیا جاتا ہے۔ کہ میں نے اس کے ارتداد کو ایک معمولی بات تصور کیا ہے اور میرے خیال میں اس سے کوئی فتنہ نہیں پڑ سکتا کیونکہ جو شخص تکبر و غیظ میں ایسا خود رفتہ ہو رہا ہو کہ اسے یہ بھی نہ معلوم ہو سکے کہ میں اس سے پہلے کیا کہہ چکا ہوں۔ اس کو مخاطب کرنا بے ہودہ وقت ضائع کرنا ہے۔ چنانچہ جن اصحاب نے الذکر الحکیم دیکھا ہے وہ میرے بیان کی تصدیق کریں گے کہ اس کے مصنف کا ہوش ٹھکانے نہیں۔ کبھی کچھ کہتا ہے کبھی کچھ۔ دوم۔ جب خدا نے اس معاملہ کو خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور اس کی فعلی شہادت ہمیں صادق و کاذب میں امتیاز کر کے دکھانیوالی ہے۔ تو بس اب ہمیں بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ سوم۔ جس شخص کے دماغ میں ذرا بھی عقل ہو وہ خوب سمجھ سکتا ہے کہ جو شخص اپنی بست سالہ تحقیق کو اب بلاوجہ وجیہہ جھٹلا رہا ہے اس کا قول کہاں تک قابل اعتبار ہو سکتا ہے۔ چہارم۔ جس عقیدہ فاسدہ کے سبب وہ جماعت سے خارج کیا گیا ہے وہ ایسے مسئلہ کی مخالفت ہے جس پر جمہور اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ یعنی نجات بجز ایمان بالرسل نہیں ان غلط فہمیوں کے دور کرنے کیلئے میرے محترم بھائیوں نے جو کچھ لکھا ہے خوب لکھا ہے۔ اسی طرح آج مجھے بعض مخالفین کی تعلیوں کا نوٹس لینے کی ضرورت واقع ہوئی۔ کیونکہ وطن کے کسی گذشتہ پرچہ میں اسی ڈاکٹر نے لکھا تھا کہ میں نے تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مستفید ہو کر نہیں لکھی۔ بلکہ "انما اوتیتہ علی علم عندی" اور آپ کا یہ قول کہ "اس میں روحانیت نہیں" صرف بوجہ مخالفت ہے اور بعض مخالفین یہی کہا کرتے ہیں کہ اتنا بڑا عالم فاضل دیرینہ مرید آخر کچھ سمجھ کر ہی مخالف ہوا ہے۔ سو یہاں میں یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ اگر اس کی تفسیر سے وہ حصہ نکال دیا جاوے۔ جو حضرت اقدس کی تائید میں عسل مصفٰے وغیرہ سے انتخاب کردہ ہے اور نیز وہ جس میں مولانا حکیم الامۃ سلمہ کی کتابوں کا چمن سے بعض قلمی نسخے تھے انتخاب ہے۔ تو پھر پیچھے سوائے نیچری خیالات یا غلطیوں کے بہت کم حصہ قابل لحاظ رہ جاتا ہے۔ پہلے پہل جب تفسیر القرآن کا اشتہار دیکھ کر میں نے یہ تفسیر منگوائی۔ تو میں اسے دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔ کہ یہ ایک ہمارے بھائی کی تفسیر ہے اور میں نے اسی حسن ظن و شوق میں بڑے فخر کے ساتھ اپنے ابا جان کو دکھائی۔ ابا جان جو خدا کے فضل سے ایک عالم فاضل شخص ہیں اسے دو ہفتے مختلف مقامات سے دیکھتے رہے اور فرمایا۔ کہ میرا دل اسے دیکھنے کو نہیں چاہتا اسمیں روحانیت نہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والا کوئی نیچری ہے۔ اس وقت سچ کہتا ہوں مجھے ابا جان کا یہ قول بہت برا معلوم ہوا مگر ادب کے واسطے بولا نہیں۔ آخر جب میں نے بھی اس کا مطالعہ شروع کیا اور باقاعدہ طور سے فجر کے درس میں اسے آگے رکھنے لگا تو مجھے بہت کچھ قابل اصلاح معلوم ہوئی۔ چنانچہ انہی دنوں میں ایک مضمون بدر میں شائع کروایا گیا تھا۔ جسمیں ڈاکٹر صاحب کو توجہ دلائی گئی تھی کہ تفسیر کی مہربانی فرما کر اصلاح کریں افسوس تو یہ ہے کہ متن قرآن بھی ایسے کاتب کے حوالے کیا گیا جو کوئی ورق غلطی سے خالی لکھنا نہیں جانتا۔ اس مضمون کے نیچے مخدومی مولوی نور الدین صاحب کی تائید بہ این الفاظ بلا میری تحریک کے درج تھی۔ کہ "نور الدین کو اس سے کامل اتفاق ہے" اور ساتھ ہی لکھا ہوا تھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب (مرحوم رضی اللہ عنہ) ایک علیحدہ مضمون لکھیں گے یہ ان دنوں کی بات ہے جبکہ ابھی ڈاکٹر صاحب کی مخالفت موجودہ کا نام و نشان بھی نہ تھا اب دیکھئے ڈاکٹر صاحب باوجود احمدی ہونے کے اس پر بہت جھنجھلائے اور منشی محمد افضل صاحب مرحوم ایڈیٹر بدر نے مجھے لکھ بھیجا تھا کہ وہ لکھتے ہیں عنقریب معترض کو الٰہی سزا اس کا جواب دیگی۔ کچھ ایسے ہی الفاظ تھے ٹھیک یاد نہیں رہا (مگر معترض بفضل الٰہی آج تک بخیریت ہے اور اس وقت یہ مضمون لکھ رہا ہے) میں نے کہا یہ حضرۃ علیہ السلام مامور من اللہ و الحکم بنی ہیں مگر خیر اپنا ایک بھائی سمجھ کر خاموش رہا۔ اس کے بعد آخر وہ دن آ پہنچا جب کہ میں نے حضور الحکم علیہ السلام کے یہ الفاظ پڑھے کہ "اسمیں روحانیت نہیں" اسوقت مجھے اپنے ابا جان کے الفاظ یاد آئے اور میں نے کہا کہ واقعی سچ کہتے تھے۔ اب میں نے اس لئے لکھیں تاکوئی یہ نہ کہے کہ جبتک ڈاکٹر مرید رہا اس کی تفسیر کی کیوں تائید ہوتی رہی اور اب کیوں مخالفت کیجاتی ہے۔ سو ایسے معترضین پر مخفی نہ ہو کہ تفسیر کے متعلق یہ خیالات پہلے سے تھے صرف اس خیال سے کہ احمدی جماعت کے پاس ان کے خیالات کے مطابق کوئی تفسیر نہیں۔ تسامحاً اسے ہی خریدتے رہے کہ آخر کچھ تو ہے باقی خود صحیح کر لیں گے۔ اخیر میں میں چند آیات کے معنے حمائل التفسیر سے دکھا کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ جو شخص صحیح ترجمہ کرنے پر بھی قادر نہ ہو وہ کیا تفسیر کریگا مندرجہ ذیل غلطیاں جو محض سرسری نظر سے ایک آدھ گھنٹے کی ورق گردانی سے معلوم کی گئی ہیں ایسی ہیں جن پر یہ گمان بھی نہیں ہو سکتا کہ یہ کتابت ہے۔ اور پھر یہ اس حمائل میں جس کی نسبت آپ لکھتے ہیں۔ بعد ازاں حمائل کی صورت میں طبع کرانے کے واسطے میں اس پر نظر ثانی کر سکا اور بہت جگہ ترمیم و اصلاح کی گئی۔ دیکھئے اس قدر کوشش کے بعد ترجمہ کا یہ حال ہے حالانکہ ایک معمولی طالب علم بھی اگر دہلوی نذیر احمد شاہ عبد القادر شاہ رفیع الدین صاحبان کا ترجمہ آگے رکھ لے تو یہ غلطیاں نہیں کرتا۔

(۱) ولا یغرنکم باللہ الغرور $\frac{\text{فاطر}}{\text{ع ۱}}$ ۲۲ (ترجمہ ڈاکٹر) نہ تم کو غرور اللہ سے بہکا دے آپ (نیچریاں) غَرور بالفتح اور غُرور بالضم میں فرق نہیں کر سکے یہاں غَرور کے معنے ہیں دھوکہ دینے والا۔ مراد اس سے شیطان ہے اور آپ غُرور کے ترجمہ میں یعنی تکبر ۔۔۔

(۲) ولقد اضل منکم جبلا کثیرا $\frac{\text{یٰسین}}{\text{ع ۴}}$ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) اور تم میں سے بہت سی خلقتیں بہک گئیں۔ اضل کو لازم سمجھ لیا ہے حالانکہ اس کے معنے ہیں شیطان نے گمراہ کر دیا (۳) بل جاء بالحق وصدق المرسلین $\frac{\text{الصفت}}{\text{ع ۲}}$ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) بلکہ وہ تو حق لیکر آیا ہے اور رسولوں نے سچ کہا ہے (اکمل) صدّق کے معنے سچ کہا ہے۔ کئے ہیں حضرت یہ صدَق نہیں بلکہ صدّق ہے یعنی سچا کیا ہے۔ (۴) لشوبا من حمیم $\frac{\text{الصفت}}{\text{ع ۳}}$ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) ملا ہوا پانی۔ حمیم کے معنے گرم پانی ہے۔ آپ صرف پانی لکھتے ہیں۔ (۵) نسی ما کان یدعوا الیہ من قبل $\frac{\text{الزمر}}{\text{ع ۱}}$ ۲۳

(ترجمہ) ایسا بھول جاتا ہے کہ گویا اس کو پہلے پکارا ہی نہ کرتا تھا۔ یہاں ما کو بلاوجہ و بغیر لحاظ ترکیب نحوی نافیہ بنا دیا ہے حالانکہ اس کے معنے ہیں بھلاتا ہے اس بات کو (مصیبت) جس کیلئے پہلے دعائیں کرتا تھا یا اپنے رب کو (مارک)

(۶) تنزیل الکتاب من اللہ (ترجمہ ڈاکٹر) کتاب اللہ کی طرف سے ہے۔ یہاں تنزیل کے معنے ندارد۔

(۷) ومن تق السیئات یومئذ فقد رحمتہ (ترجمہ ڈاکٹر) اور جو اس دن دکھوں سے بچا۔ لاحول ولا قوۃ تق کے معنے "بچا" یہ صرف و نحو پر عبور کا ثبوت ہے اس کا مطلب ہے "اور جسے تو اس دن عقوبات سے بچائی ہیں تو نے اس پر رحم کیا"۔

(۸) سبح بحمد ربک بالعشی والابکار۔ یہاں عشی کے معنے "شام" کئے ہیں۔ مجھے زیادہ اعتراض نہیں لیکن واضح رہے کہ عشی دوپہر کے بعد کو کہتے ہیں ۱۲

(۹) وھم فیھا مبلسون $\frac{\text{الزخرف}}{\text{ع ۷}}$ ۲۵ مبلسون کے معنے "اوندھے منہ" لکھے ہیں حالانکہ ترجمہ کرنیوالے اس کے معنے "ناامید" کرتے ہیں۔

(۱۰) اضل اعمالھم $\frac{\text{محمد}}{\text{ع ۱}}$ ۲۶ یہاں پھر ترجمہ کیا ہے ان کے اعمال برباد ہو گئے تعجب کہ اعمالھم ہی نہیں سوجھتا اس کا ترجمہ ہے خدا نے ان کے عملوں کو اکارت کر دیا یعنی جو کوششیں وہ اسکے ٹوڑنے میں کرتے ہیں سب عبث جائینگی اور کبھی بھی وہ ہمارے مقابلہ میں کامیاب نہ ہونگے (۱۱) ینظرون الیک نظر المغشی علیہ من الموت فاولی لھم $\frac{\text{محمد}}{\text{ع ۳}}$ ۲۶ یہاں اولیٰ لھم کے معنے کئے ہیں بہتر تو یہ ہے کہ تابعداری کریں حالانکہ سیاق سباق کلام کے لحاظ سے خدا ہی ان کو کھو جڑ ا کھوئے یا بھٹے سے منہ ان کے معنی ہونے چاہئیں۔ مجھے خوف ہے کہیں اولیٰ لک فاولیٰ $\frac{\text{القیمہ}}{\text{ع ۲}}$ ۲۹ میں بھی یہی معنے نہ یاد رہیں۔ (۱۲) فلا تھنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون (ترجمہ ڈاکٹر) پس سستی نہ کرو اور اسلام کی طرف دعوت کرتے رہو۔ بندۂ خدا یہ تو خیال کر دیکیا تدعوا امر کا صیغہ ہے کیا اسی لئے مفتاح القرآن تالیف کی ہے اگر تدعوا پر کا نہیں تو پھر اس کا نون کہاں گیا اس کے معنے ہیں درست کیطرف ان کفار کو نہ بلاؤ جو تم سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - نقشہ تعداد مسلمانان دنیا۔ معراج ایک جسم نورانی کے ساتھ ہوا۔
صفحہ ۳ - کیا مرتد ڈاکٹر مفسر کہلا سکتا ہے
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی - تازہ اخبار
صفحہ ۵ تا ۱۰ - تنبیہ السفیہ
صفحہ ۱۱ - مسلمان معاصرین کی اخلاقی جرأۃ ہندو مسلمان اخبارات
صفحہ ۱۲ - رسید زر - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بدر مسیح

مورخہ ۳ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۲ - ستمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ - اگست ۱۹۰۷ء - سینالھم غضبٌ من ربھم

ترجمہ - قریب ہے کہ ان کو ان کے رب کا غضب پہنچیگا

۶ - ستمبر ۱۹۰۷ء - من کان فی نصرۃ اللّٰہ کان اللّٰہ فی نصرتہ

۱۰ - ستمبر ۱۹۰۷ء - لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا۔ ترجمہ - تمہارے لئے اس دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے۔

۲ - ستمبر ۱۹۰۷ء - امّن یجیب المضطر اذا دعاہ - قل اللّٰہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون۔

۵ - ستمبر ۱۹۰۷ء - توکلوا علیہ ان کنتم مؤمنین۔

۵ - ستمبر ۱۹۰۷ء - بسلام منّا

تو ہر ایک بلا سے بچایا جائے گا۔

تازہ اخبار

۱۰ - ستمبر ۱۹۰۷ء کی صبح کو خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور منشی محبوب عالم صاحب لاہور سے اور میاں احمد دین صاحب گوجرانوالہ سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ قبل ظہر حضرت نے فرمایا۔

برکات الابتلاء

اصل میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ابتلاء اور تکالیف کا زمانہ جو انسان پر آتا ہے۔ وہ اس کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قاعدین پر مجاہدین کو فضیلت دی ہے۔ مجاہدین دو قسم کے ہیں ایک وہ جو اپنے اوپر خدا تعالےٰ کے راہ میں مشکل کام ڈال لیتے ہیں اور اس کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں [illegible] اور دوسرے وہ ہیں جن پر قضاء قدر سے مشکلات اور تکالیف وارد ہوتی ہیں اور وہ صبر اور تحمل کے ساتھ ان مشکلات کو برداشت کرتے ہیں جو شخص رات دن اپنے کھانے پینے میں مصروف رہتے ہیں اور اسی طرح ان کی زندگی گذر جاتی ہے اور ان پر کوئی تلخی نہیں آتی۔ کہ وہ صبر کریں تو وہ قاعدین میں داخل ہیں۔ جس زمانہ کو انسان بہ سبب تلخی کے برا زمانہ کہتا ہے اور اس کو ناگوار جانتا ہے اور نہیں چاہتا۔ کہ ویسا زمانہ اس پر آوے۔ دراصل وہی زمانہ اس کے واسطے اچھا ہوتا ہے۔ بہ شرطیکہ صبر اور تحمل سے بسر کرے۔ حسن بصری کا ذکر ہے کہ کسی نے اس سے پوچھا۔ کہ تم کو غم کب ہوتا ہے تو اس نے جواب دیا۔ کہ جب کوئی غم نہ ہو۔ سوچ کر دیکھ لیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب تلخ زندگی مصائب شدائد کی انسان پر پڑتی ہے اور وہ ان کو برداشت کرتا ہے۔ تو اس کے بعد پوشیدہ انوار ہوتے ہیں۔ دنیا کی وضع ہی کچھ ایسی بنی ہے۔ کہ اول تکلیف ہوتی ہے۔ تو پھر آرام حاصل ہوتا ہے۔ اچھی طرح کھانے کا مزا اسی وقت ہوتا ہے۔ جبکہ انسان بھوک کی شدت کو برداشت کر چکا ہو۔ جو مزا ٹھنڈے پانی میں روزے دار کو حاصل ہوتا ہے وہ دوسرے کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے۔ معمولی طور پر ہر روز کھایا جاتا ہے۔ مگر اس میں وہ لطف نہیں۔ جو لطف اس کھانے میں ہوتا ہے۔ جو مثلاً سفر کے بعد بھوک کی شدت سے حاصل ہوتا ہے۔ وضع دنیا کی ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ مدد کے بعد ہی راحت حاصل ہوتی ہے۔

مزید رعایت

عرب صاحب عبد المحی کی کتب کا اشتہار بطور ضمیمہ کے اس دفعہ پھر اخبار کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ عرب صاحب نے گذشتہ رعایت پر ایک اور رعایت یہ زیادہ کر دی ہے۔ کہ اگر کوئی چاہے۔ تو صرف ایک کتاب خرید کرے اس میں بھی رعایت دیجاویگی۔ تمام کتابوں کا یک دفعہ خریدنا ضروری نہیں۔ ہر ایک کتاب کی قیمت نصف کر دی گئی ہے۔ چونکہ عرب صاحب مقروض ہیں۔ اس واسطے امید ہے کہ احباب عرب صاحب موصوف کی امداد میں بہت کوشش کریں گے۔ کتابیں مفید ہیں۔

(اڈیٹر)

تنبیہ السفیہ

جواب خط ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کا

از طرف سید محمد احسن صاحب امروہوی عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ۔ السلام علی من اتبع الہدیٰ ۔ خط محررہ ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء در جواب خط عاجز کے صادر ہوا (۱) الذکر الحکیم نمبر ۴ رسالہ جناب موصول ہوا بموجب آپکے ارشاد کے خاکسار نے اس نمبر کو کسی قدر دیکھا ۔ آپ جس امر کا انکار محض فرماتے ہین ۔ وہ صفحہ ۹ مین صاف لکھا ہوا ہے وہو ہذا بقلم جلی نقل کرتا ہون ۔

(۱) الغرض تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے اور توحید و تزکیہ نفس ہی ۔ مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانے کو یا یح پر ۔ اگر کہین کہا ہو ۔ تو وہ آیت بتلائی ہوتی

(۲) ایضاً ۔ آنحضرت صلعم نے جو بڑے سے بڑا خطاب پایا عہدؐ اپنے لئے شائع کیا وہ عبدہ و رسولہ ہی نہ کہ مدار نجات ۔ اور بھی چند فقرات اس نمبر وغیرہ مین ایسے ہی مندرج ہین ونعوذ باللہ منہا ۔ ان اقوال سے آپ کا سخت الحاد اور ارتداد ثابت ہوتا ہے جس سے آپ کو توبہ کرنا بہت جلد نہائت ضروری تھا مگر آپنے بعوض توبہ کے اور صریح جھوٹ بولا اور جن آیتون سے آپنے اپنے ان اقوال پر استدلال کیا ہے اسمین سخت غلطی کھائی ہے جواب اس کا شافی و کافی حقیقۃ الوحی مین لکھا ہوا ہے ۔ اس کو ملاحظہ کرو ۔ افسوس کہ آپ تمام قرآن مجید کو تفسیر لکھ کر بھول گئے اور کوئی آیت آپکو ایسی یاد نہین رہی ۔ کہ جس مین آنحضرت صلی اللہ پر ایمان لانے کو مدار نجات کا قرار دیا گیا ہو ۔ یہان پر واسطے آپ کی تنبیہ کے بطور مثال کے ایک ہی آیت کو پیش کرتا ہون ۔ قال اللہ تعالیٰ ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین پ ۳

ڈاکٹر صاحب ذرا آنکھین کھول کر دیکھو ۔ کہ اس آیت مین تو صرف اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی واسطے مغفرت ذنوب کے اور نیز واسطے محبوب الٰہی ہونے کے کافی قرار دیا گیا ہے اس سے بڑھکر اور کیا دار مدار نجات کا ہوگا اور پھر اس اتباع سے اعراض کرنے والون کو مبغوض اور کافر فرمایا گیا ہے مگر مجھ کو یہان پر آپ کی مسلک اور فہم سے یہ اندیشہ ہے کہ آپ اس آیت سے برعکس سالق کہین یہ کہدیوین ۔ کہ واسطے نجات اور محبوب الٰہی ہونے کے صرف اتباع آنحضرت صلعم کا ہی کافی ہے ۔ نہ توحید الٰہی ۔ کیونکہ اس آیت سے ثابت ہے کہ توحید الٰہی پر دار مدار نجات کا نہین ہے کیونکہ اس آیت مین اثبات توحید الٰہی کا بصراحت مذکور نہین ہوا ہے ۔ مگر یہ الحاد اور مسلک آپ کا محض فاسد اور باطل ہے ۔ کیونکہ ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مقامی دارد ۔ اور اسی مسلک نے آپ کو حضرۃ اقدس مسیح موعود سے مرتد کر دیا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب تدبر کرو کہ منہاج استدلال قرآنی کا یہ ہے ۔ کہ جن آیات مین بحث توحید یا رد شرک کی ہے اون آیات مین مسئلہ نبوت کو بصراحت داخل نہین فرمایا گیا اور جن آیات مین اثبات نبوت فرمایا گیا ہے ۔ اون مین بحث توحید کو بصراحت نہین چھیڑا کیونکہ ہر ایک مسئلہ اپنے اپنے محل پر ثابت کیا گیا ہے ۔ ہان یہ کلام الٰہی کی خوبی ہے کہ جن آیات مین اثبات توحید کا ہے اون مین بطور اشارات لطیفہ کے اثبات نبوت کا بھی پایا جاتا ہے اور جن آیات مین اثبات نبوت کا ہے اون سے اثبات توحید کا بھی مفہوم ہو جاتا ہے اور کلام بلیغ و فصیح کا ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا ۔ تاکہ خلط مبحث نہ ہو جاوے ۔ جن آیات سے آپنے استدلال کیا ہے ان مین سے آپ کی تنبیہ کے لئے صرف ایک آیت یہان پر لکھی جاتی ہے ۔ تا کہ آپکے استدلال کا حال پر اختلال ہر ایک اہل بصیرت پر واضح ہو جاوے ۔ قولہ تعالیٰ فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ ڈاکٹر صاحب لفظ فطرۃ اللہ آیت مین منصوب واقع ہوا ہے ۔ اس لئے کسی فعل کا مفعول یا مصدر واقع ہوا ہوگا ۔ کیونکہ مبتدا خبر نہین جو جملہ اسمیہ ہو کر کلام تام ہو جاوے ۔ فعل فاعل نہین جو جملہ فعلیہ ہو کر پورا کلام ہو جاوے ۔ اب جناب سے استفسار یہ ہے ۔ کہ جب فطرۃ اللہ کلام پورا ہی نہین ہے بلکہ ایک فضلہ ہی جو منصوب ہے ۔ اور مرفوع نہین ۔ تو آپ اس سے کسی مدعا پر کیونکر استدلال فرما سکتے ہین ۔ ہان مجھ کو خوب یاد آیا کہ آپ

اس خط مردودہ مین خود اقرار کرتے ہین کہ میری تفسیر مسائل نحو یہ و علم لغت و اعراب القرآن وغیرہ سے محض عاری ہے ۔ اندرین صورت جبکہ آپ علوم آلیہ سے محض ناآشنا ہین تو پھر اس آیت سے آپ کیونکر استدلال فرماوین گے اور مین بھی جو کچھ بیان کرون گا ۔ اس کو کیونکر آپ سمجھ سکین گے مگر شاید دوسرے ناظرین کو فائدہ حاصل ہو جائے اس لئے لکھتا ہون ۔ کہ فطرۃ اللہ سے قبل ، فاقم وجہک للدین حنیفاً وارد ہے اور یہی فعل عامل ہے یعنی فعل فاقم فطرۃ اللہ کا ناصب ہے ، اور فطرۃ اللہ بحذف حرف جار اس کا منصوب ہے ۔ اب معنے آیت کے یہ ہوئے کہ فطرۃ الٰہی پر قائم رہو ۔ کہ جس پر اس نے بنی آدم کو بنایا ہے ۔ اصل حکم یہ تھا ۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہو کر قائم ہو جاؤ ۔ اس حکم اصل کی تعمیل کے لئے تائیداً یہ ارشاد ہوتا ہے ۔ کہ فطرۃ اللہ پر قائم رہو ۔ یہ اس لئے فرمایا ۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہو کر قائم ہونا کوئی دشوار امر نہین ہے ۔ کیونکہ فطرت انسانی اس کی معاون اور مددگار پڑی ہوئی ہے مطلب یہ ہے ۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہو کر قائم ہونے کا امر تکلیف مالایطاق نہین ہے ۔ کیونکہ فطرۃ انسانی اس کے لئے معین پیدا کی گئی ہے ۔ اب اوسی دین اسلام پر قائم ہو جانے کو جس کی معاون فطرۃ اللہ ہے ۔ فرماتے ہین ۔ کہ ذلک الدین القیم ۔ یعنے یہ وہی دین ہے جو تمہارے امور دینی و دنیوی کی اصلاح کرنے والا اور تم کو سیدہا رکھنے والا ہے ۔ اب فرمایا جاتا ہے ۔ کہ فطرۃ اللہ جو دین اسلام کے قبول کرنے کے لئے معاون ہے وہ سب بنی آدم مین پیدا کی گئی ہے ۔ کہ لا تبدیل لخلق اللہ ۔ خواہ یہ جملہ جو خبریہ ہے ۔ بمعنے خبر کے ہی لیا جاوے ۔ یعنی کہ ہماری طرف سے یہ فطرت انسانی کسی انسان مین مفقود نہین کی گئی کیونکہ جملہ انسانون مین توحید الٰہی کے سمجھنے کے لئے عقل و فطرۃ پیدا کی گئی ہے ۔ کہ جس کی وجہ سے توحید الٰہی کا سمجھنا دشوار نہین رہتا ہے اور اگر یہ جملہ خبریہ بمعنی انشا کے ہو ۔ تو یہ مراد ہوگی ۔ کہ ہر ایک انسان پر لازم ہے کہ اس فطرۃ اللہ کو جو دین اسلام اور توحید الٰہی کے سمجھنے کے لئے ایک معاون ہے ۔ اس کو ہرگز تبدیل کرنا نہین چاہیئے مگر چونکہ اس فطرۃ مین خلط کر دینے ۔ توہمات باطلہ سے اور عادات و رسومات فاسدہ کے امیزش سے اکثر لوگ اس فطرۃ اللہ کو تبدیل کر دیتے ہین ۔ لہذا فرمایا جاتا ہے کہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ کیونکہ اکثر لوگون کا یہ حال ہے ۔ کہ شرک

اور بدعات اور رسومات قبیحہ کو فطرۃ انسانی کی جان سمجھ لیتی ہیں اور یہی نام کی فطرۃ وہی فطرت ہے۔ جس کو حضرت امام ع نے لعنتی فرمایا ہے لعنہ ایسی فطرت مبدلہ کے لعنتی کہنے پر بسبب جہالت کے آپنے بڑے بڑے اعتراض کئے ہیں۔ صدق اللہ تعالےٰ۔ ولاکن اکثر الناس لایعلمون۔ اب دیکھو۔ کہ یہ آیت اثبات توحید اور رد شرک کے لئے بیان کی گئی ہے اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس آیت میں اثبات نبوت بصراحت تامہ مذکور نہیں ہے لیکن اشارات لطیفہ کے ساتھ اسی آیت سے اثبات نبوت بھی ہوتا جاتا ہے کیونکہ وہ دین اسلام جس کو ذالک الدین القیم فرمایا گیا ہے سوائے انبیاء علیہم السلام کے اور کون لایا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا گیا۔ کہ ولاکن اکثر الناس لایعلمون۔ یہ آیت بھی انبیاء علیہم السلام کی ضرورت کو کس زور وشور سے بیان فرما رہی ہے۔ کیونکہ انبیاء ہی مبعوث ہوکر اس فطرۃ اللہ کو یاد دلاتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں امور فطرۃ اللہ کے مطابق ہیں اور فلاں فلاں امور غیر مطابق اور نیز آیت کے آگے جس قدر جملے بیان فرمائے گئے ہیں وہ سب ضرورت انبیاء کو ثابت کرتے ہیں۔ کہ واتقوہ۔ یعنی اوامر آلہی کو بجا لانا اور نواہی سے اجتناب کرنا بغیر ہدایت انبیاء کے کیونکر ہو سکتا ہے۔ واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین۔ من الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا۔ اور مختلف فرقوں کے حق میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ کل حزب بما لدیھم فرحون۔ یہ سب جملے ضرورت انبیاء کو ثابت کر رہے ہیں غرضیکہ بالضرور آیت مذکورہ اثبات توحید کے لئے مسوق ور وارد ہے لیکن بہ اشارات لطیفہ ضرورت نبوت کو بھی ثابت کر رہی ہے ڈاکٹر صاحب میری اس نصیحت کو سنئے کہ۔ ہر سخن وقتی وہر نکتہ مقامی دارد کو اگر آپ تسلیم نہ کریں گے۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود سے ارتداد کے سوا سید المرسلین خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتد ہونے کے علاوہ آپ اپنے عہدہ ڈاکٹری کو بھی خاک میں ملا دیں گے۔ کیونکہ آپنے اپنے ارتداد کا ایک بڑا سبب یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جماعت احمدی میں بڑا زور حضرت عیسےٰ کی وفات پر دیا جاتا ہے۔ یا حضرت اقدس کے مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونے پر وگر مسیح وکذا وکذا۔ ڈاکٹر صاحب آپکے شفاخانہ میں جو کوئی شخص کسی مرض کا مریض آتا ہے تو کیا اس مرض کے دفعہ کرنے میں آپ زور نہیں دیتے۔ انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی

طریقہ رہا ہے کہ اون کے زمانہ بعثت میں جن جن مفاسد کا غلبہ ہوتا تھا۔ اسی کے دفعہ کرنے میں زیادہ زور دیا گیا ہے قرآن مجید کو تو آپنے بالکل نسیا منسیا کر دیا ہے کیا فرائض منصبی ڈاکٹری کو بھی بالکل فراموش کر دیا کہ مقتضائے حال مریض پر بھی نظر کی جاتی ہے۔ ذرہ تدبر کرو۔ ایک اس آیت ذیل میں قال تعالیٰ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق اللہ السموات والارض منھا اربعۃ حرم ذالک الدین القیم۔ اس آیت میں مثل آیت سابق کے سال بھر کے بارہ مہینوں کی گنتی کو اور اون میں سے چار مہینوں کی محترم سمجھنے کو ہی دین قیم فرمایا گیا ہے۔ اگر آپکا مسلک باطل اس آیت کے سمجھنے میں تسلیم کیا جاوے تو لازم آویگا۔ کہ سوائے اس مسئلہ کے جملہ مسائل اسلام توحید ونبوت ومعاد واعمال صالحہ واخلاق ماموربہا اور جملہ نواہی کی کچھ ضرورت نہیں رہی افسوس ڈاکٹر صاحب۔ گر تو قرآن بدین نمط خوانی۔ ببری رونق مسلمانی۔ کیا آپ کی نظر مذہب عیسائی دنیا پر نہیں پڑی۔ بلکہ عیسائی تو ایک طرف رہے۔ اکثر مسلمانوں نے بلکہ علمائے اہل اسلام نے حضرت عیسےٰ کو خدا یا خدا کا بیٹا اعتقاد کر رکھا ہے۔ کہ صفات الوہیت کا اثبات اون میں کر رہے ہیں اور ہزاروں مسلمان مرتد ہو کر عیسائی ہو گئے۔ اس فتنہ کے برابر اس وقت تو دنیا میں کوئی فتنہ اسلام پر نظر ہی نہیں آتا ہے اور دوسرے جس قدر فتنہ ہیں وہ بھی اسی فتنہ عظیمہ کی شاخیں ہیں۔ تو کیا اس پر بھی اب تک حکمت آلہی مقتضی نہیں تھی۔ کہ مسیح ناصری کی الوہیت یا ابن اللہ ہونے کو بڑے زور سے رد مردود کیا جاوے اور اس کا رد تو اسی میں ہے کہ مسیح ناصری فوت ہو گیا۔ اگر خدا یا ابن اللہ ہوتا۔ تو کیوں فوت ہوتا۔ اور مسیح موعود آگیا۔ جس پر ہزاروں ادلہ شرعیہ اور نشانات آسمانی وزمینی قائم ہو گئے۔ اگر آپکا یہ قول فرض کیا جاوے۔ کہ حسب مقتضائے حالات زمانہ کے جماعت احمدیہ میں اس مسئلہ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے تو یہ تو تمام انبیاء علیہم السلام کے منہاج کے مطابق ہے۔ جس پر آپ بھی بموجب فرائض منصبی ڈاکٹری کے عامل ہیں اگر جماعت احمدیہ بھی اس فتنہ عظیمہ کے رد میں زیادہ زور دیوے۔ تو عین مقتضائے حکمت آلہی ہے پڑھو قصص انبیاء مندرجہ قرآن مجید کو۔ پس بموجب تعلیم قرآن مجید کے جماعت احمدیہ بھی اس پر زور دیتی ہے

کہ مسیح مرگیا مسیح مرگیا موعود مسیح آگیا آگیا ذالک الدین القیم ڈاکٹر صاحب دنیا میں ہمیشہ رہنا نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اسی حالت ارتداد میں موت آجاوے اور پھر کچھ اصلاح نہ ہو سکے کما قال اللہ تعالیٰ وبدا لھم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون وبدا لھم سیئات ما کسبوا وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون آپنے حضرت مسیح موعود سے کیا ارتداد کیا۔ آنحضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مرتد ہو گئے۔ افسوس صد افسوس۔ ویوم یعض الظالم علیٰ یدیہ یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔ پھر آپ نمبر ہفتم میں یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کی بابت مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں ملا۔ ظاہری علوم کی رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ الیٰ اخرہ۔ اس قول میں بھی آپنے بڑا جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ آپ المسیح الدجال صفحہ ۴۳ میں خود تحریر فرماتے ہیں جسکی عبارت نقل ذیل تحریر کرتا ہوں۔ وہو ہذا اون کا حکم عدل ہونا کسر صلیب کرنا الخنزیر کو قتل کرنا اور جزیہ موقوف کرنا یہ تمام امور اون کی سلطنت ظاہری پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ حکم وعدل وہی ہو سکتا ہے جو بادشاہ وقت ہو وہی کسر صلیب کر سکتا ہے تمام سوروں کو مروا سکتا ہے اور جزیہ موقوف کر سکتا ہے الخ۔ بعد اس کے پھر آپ حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونے پر یوں استدلال کرتے ہیں۔ کہ صلیبی مذہب بڑے زور کیساتھ پھیلتا جا رہا ہے ہزاروں صلیبیں نئی قائم ہو رہی ہیں الخ اس کے بعد پھر آپ حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونے پر استدلال فرماتے ہیں۔ کہ کسر صلیب سے مراد اگر دلائل سے عیسویت کو باطل کرنا لیا جاوے تو کیا قرآن مجید نے اس کے ابطال میں کوئی کمی چھوڑ دی ہے۔ غرضکہ یہ مذہب آپکا آپکے المسیح الدجال میں موجود ہے مگر اس خط مردودہ میں آپ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ کو ظاہری علوم کے رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہیں اس لئے ظن اغلب ہے۔ کہ آپنے اپنا یہ مذہب بحکم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے علمائے دین ہی سے اب بعد ارتداد کے حاصل کیا ہوگا کیونکہ پہلے تو ۲۵ سال تک حضرت اقدس سے وہی تعلیم حاصل کی تھی کہ مسیح موعود تو دلائل قاطعہ سے اور نشانات آسمانی سے تائید دین اسلام کی کریگا اور براہین باہرہ سے مذہب عیسوی کو باطل کرے گا اور اس کی

اور وہ اس مرض خاص کے علاج میں کیا دوسری امراض کا علاج بھی شامل کر دیتے ہیں۔

بعثت کے زمانہ مین جہاد موقوف کر دیا جاویگا - کہ یضع الحرب وغیرہ
غرض افسوس کہ آپ حضرت اقدس سے مرتد ہو کر جیسا کہ مغز
دین اسلام یعنی اتباع آنحضرت صلعم سے مرتد ہو گئے - کما مرّ
تصریحہ ویسے ہی آپنے اپنی محسن گورنمنٹ عالیہ کے ساتھ بھی آثار
بغاوت کے مثل عوام آریون کے کتابون مین لکھنے شروع کر دئے
انا للہ و انا الیہ راجعون - مجھہ کو بڑا تعجب آتا ہے کہ مزعوم مہدی
خونخوار جس کی نسبت لا یقبل الا السیف او الاسلام جیسی روایات
باطلہ وارد ہوئی ہین انکو بھی آپ صحیح اعتقاد کرنے لگے ہین چنانچہ
صفحہ ۵۲ کے آخر مین اسی رسالہ کے آپ لکھتے ہین کہ حضرت اقدس
ساتھہ وہ علامات کہان ہین جو احادیث صحیحہ مین مسیح موعود کی
نسبت مذکور ہین مثلاً اون کے نزول سے پیشتر امام مہدی
کا موجود ہونا - الخ - ڈاکٹر صاحب افسوس - کہ ایسے خطرناک
اعتقادات او رنقض امن کے عقائد جس کے بارہ مین ایک حدیث
صحیح بھی مثل دربارہ مسیح موعود وارد نہین ہوئی ہے اون کی نسبت آپ لکھتے ہین - کہ
بہت سی حدیثین صحیح مصنوعی مہدی خونخوار کے بارہ مین وارد
ہو گئی ہین - حالانکہ مولوی محمد حسین صاحب بھی اب تو یہ اشتہار
دے رہے ہین خواہ یہ اشتہار اون کا اپنی کسی مصلحت ہی پر
مبنی ہو کہ جس قدر احادیث صحیحہ اس مضمون کے (یعنے ایسے
آخری مہدی خونخوار کی نسبت) کوئی پیش کرے تو وہ سیقدر
بحساب فی حدیث صحیح ایک اشرفی انعام پاوے اب بھی آپکو
معلوم ہوا - کہ حضرت اقدس مرزا صاحب سے مرتد ہو کر آپ کہان سے
کہان تک پہونچ گئے اور جو علم و عقل آپ کو حاصل شدہ تھا
سب تلف ہو گیا یہ وہ پیش گوئی مسیح کی پوری ہوئی جو انا جیل میز
لکھی ہوئی تہی - کہ جو کوئی شخص میرے دوبارہ آنے مین مجھہ کو قبول
کریگا - اوس کو اور زیادہ دیا جاویگا اور جو کوئی قبول نہ کریگا
اوس سے وہ دیا ہوا بھی چھین لیا جاویگا جو اس کو پہلے دیا گیا
ہے او کما قال الفاظ کچھہ ہون مطلب یہی ہے چونکہ مین آپکا قدیم
سے خیر اندیش ہون لہذا اس اعتقاد موجب نقض امن کی
نسبت پھر بھی عرض کرتا ہون - کہ آپ بہت جلد اس اعتقاد
نقض امن سے اپنی توبہ کا اشتہار دیدیجئے اور لکھدیجئے کہ
میرا رسالہ المسیح الدجال خود المسیح الدجال ہے اور وہ رسالہ خود
باطل و مردود ہے ورنہ مجھہ کو اندیشہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ آپ سے
کہین ایسا مطالبہ نہ کرے جیسا کہ آریون سے کیا گیا ہے اور اغلب
کہ میرے پرانے دوست مولوی محمد حسین صاحب نے بھی اسی لئے
ایسے مہدی و مسیح سے اور نیز ایسی احادیث سے اپنی انکار کو
اخبارات اردو و انگریزی مین شائع فرما دیا ہے اور مخالف
مولویون کی کچھہ پرواہ نہین کی - مین اپنے اس پرانے دوست

کو بڑا عقلمند اور بہادر سمجھتا ہون کہ رفتہ رفتہ اور بتدریج
ہمارے اصول مذہب کی طرف میل کرتا چلا آرہا ہے ؎

این کار از دے آید و مردان چنین کنند

اس خط مردودہ مین جو آپ لکھتے ہین کہ مسیح موعود کی بابت مجھے
بھی تو کوئی علم نہین ملا ظاہری علوم کی رو سے علمائے دین بہتر
سمجھہ سکتے ہین باوجودیکہ آپ اپنا الحال کا مذہب اور علم المسیح الدجال
مین تحریر فرما چکے ہین مگر اتماما للحجۃ - مین اس قدر گزارش اور
کرنا چاہتا ہون کہ اگر آپنے یہ اپنا مذہب اپنے رسالہ المسیح الدجال
مین سرسری طور پر ہی لکھا ہو - گو یہ احتمال آپ کی پر زور تحریر
کے بالکل خلاف ہے تو یہ گذارش ہے کہ دو باتون مین سے
ایک بات کی تو آپ ضرور بالضرور تعمیل کیجئے یا تو بحکم
فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے آپ ان
علمائے دین سے جو آپ اونکو علم دین میں اپنے سے بہتر سمجھتے ہین
اس مسئلہ مہدی و مسیح خیالی کو حل فرما کر معہ اون کی اسمائے گرامی
کے مجھہ کو مطلع فرمائیے کیونکہ آج کل یہی ایک مسئلہ تمام
دنیائے اسلام مین زیر بحث ہو رہا ہے اور چار لاکھہ آدمی جو
حضرت اقدس کے مرید ہو چکے ہین وہ سب کے سب اس مسئلہ
مہدی و مسیح مزعوم کے رد اور نفی مین دلائل قاطعہ کیساتھہ
بہمہ تن مصروف ہو رہے ہین چنانچہ آپ کی بھی بڑی شکایت
اور فریاد یہی ہے کہ احمدیون مین سوائے اس مسئلہ کے اور
کسی مسئلہ اسلامی پر زور نہین دیا جاتا اور اگر آپ سے آیت فاسئلوا
اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون پر عمل نہ ہو سکے تو چونکہ آپ کو
دعوائے الہامات و کشوف و رویائے صالحہ ہونے کا بھی
مدت سے ہے اس لئے برائے خدا آپ بحیثیت مسیح و رسول
آپ کو جناب الٰہی علام الغیوب سے مکشوف و منکشف ہو جاوے
تو پھر اوس سے مجھ کو بھی مطلع فرمائیے لیکن اگر آپ باوجود
رحمۃ للعالمین وغیرہ ہونے کے اور واقع ہونے سخت
ضرورت کے اس مسئلہ کی نسبت اپنی توجہ روحانی کو اس طرف
مبذول نہ فرماوینگے تو اور کس وقت مین آپ اس توجہ
روحانی کو کام مین لاوینگے گو آپ بجائے رحمۃ للعالمین
ہونے کے زحمۃ للعالمین بزای معجمہ ہی ہو گئے ؎
کس مرض کی ہین دوا یہ لب جان بخش تری جان طلب ہین تری
آزار محبت والے - اگر آپ مجھہ کو بذریعہ اپنے دستخطی خط کے اس مسئلہ
کے حل سے مطلع نہ فرماوینگے تو مجھ پر ثابت ہو جاویگا کہ
آپکے جملہ رسائل اور اشتہارات بلکہ خود آپ یا تو المسیح الدجال
پورے ہین یا کانے دجال ہین وغیرہ وغیرہ اور پھر مجھہ کو کچھہ
ضرورت نہ ہوگی - کہ آپ کو مخاطب کیا جاوے - کما قال اللہ تعالٰی

والذین ھم عن اللغو معرضون - اس مسئلہ کے اگر دوسرے
لوازم کو بھی دیکھا جاوے جنکو خاکسار خط موسومہ مولوی محمد حسین
صاحب مندرجہ بدر نمبر ۳۳ مین درج کر کر اونکو اس مسئلہ کے مفاسد
سے مطلع اور متنبہ کر چکا ہے تو پھر فرمائیے کہ کس قدر مفاسد جہلا
اور عوام سے ایسے اعتقادات فاسدہ پر پیدا ہو سکتی ہین و
نعوذ باللہ منہا - الحمد للہ کہ اللہ تعالٰے نے عین اپنے وقت پر
مسیح موعود کو مبعوث فرما کر اپنی بندون کی خبر لی کہ پچیس سال
سے وہ مامور من اللہ ایسے مفاسد نقض امن کے دفع کرنے
مین ہمہ تن مصروف ہے اور اپنی کوشش مین کامیاب بھی ہو گیا
ہے کہ چار لاکھہ آدمی اس کوشش مین اس کی تائید کر رہے ہین
او ریوما فیوما ترقی ہی ہے چونکہ آپنے اپنی ایسی تحریرین بعدار تداد
کے اپنے رسالہ مین شائع کر دی ہین لہذا آپنے ریاست پٹیالہ کو
بھی جو ماتحت گورنمنٹ عالیہ کے ہے اور گورنمنٹ عالیہ کی
خیر خواہ ہے - ایک خطرہ مین ڈالدیا لہذا آپ بہت جلد اپنی توبہ
کا اشتہار دیدیجئے - ایسا نہ ہو کہ آپ ریاست سے بھی علیحدہ کر
دئے جاوین کیونکہ ریاست پٹیالہ بڑی خیر خواہ گورنمنٹ عالیہ کی
ہے اگر اس کو آپ کی یہ تحریرات فاسدہ معلوم ہو جاوینگی تو آپکو
ریاست سے یک قلم علیحدہ کر دیوے گی - مین نے حق دوستی
ادا کر دیا ہے ؎ بر رسولان بلاغ باشد و بس - نمبر ۱۲ مین
آپ یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ جس صفائی اور کثرت کے ساتھہ
مجھے ایام مخالفت مین بشارات ملین کبھی نہین ملی تھین وکذا
وکذا - ڈاکٹر صاحب آپنے اس نمبر ۱۲ کے لکھتے وقت قرآن مجید کی
تمام وعد و وعید کو نسیا منسیا کر دیا ہے اس لئے نمبر ۱۲ کے
رد کے لئے صرف چند آیات ہی پیش کی جاتی ہین - قال اللہ تعالٰے
ویستعجلونک بالسیئۃ قبل الحسنۃ وقد خلت من
قبلھم المثلٰت - ایضاً ویستعجلونک بالعذاب
ولن یخلف اللہ وعدہ - ایضاً ویستعجلونک بالعذاب
ولولا اجل مسمی لجاءھم العذاب ولیاتینھم بغتۃ
وھم لا یشعرون - ڈاکٹر صاحب مکذبین اور مرتدین کا تو یہ
مقولہ ہمیشہ رہا ہے کہ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین
اگر یہ آیات بھی آپکو یاد ہوتین تو یہ قول نمبر ۱۲ مین آپ ہرگز ہرگز
تحریر نہ فرماتے - آپ یہ بھی لکھتے ہین کہ خدا کے مامور اور
برگزیدہ کا مخالف ملعون ہوتا ہے - اس کو خدا کی طرف سے
بشارتین نہین ملتین - اقول - اعتبار انجام کا ہوتا ہے -
والعاقبۃ للمتقین - دیکھو قصہ شیطان اور آدم کو جو قرآن مجید
مین متعدد جگہ یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اس ارتداد کے بعد جو
حضرت آدم کی نسبت اس سے وقوع ہوا اس کو مکالمات الٰہیہ

بھی ہونے لگی اور نوبت ان مکالمات کی یہان تک پہونچی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ مناظرات بھی کرنے لگا کہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ ڈاکٹر صاحب بمقابلہ نصوص الٰہیہ کے نہ الہامات معتبر ہوسکتی ہین اور نہ بشارات کیونکہ بعد ارتداد کے بھی دخل شیطانی زیادہ ہو جاتا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ .... انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین تؤزہم ازا۔ ایضا قال اللہ تعالیٰ ان الشیاطین لیوحون الی اولیائہم۔ آپ ایسے الہامات پر دہوکا نہ کہایئے کیونکہ ابھی تک ایک ذرہ بھر بھی آپ کو کوئی کامیابی حاصل نہین ہوئی اور وہ ایسی بشارات پر آپ مطمئن ہین۔ شیطان کو بھی اس کی دعا پر بشارت ملی تہی۔ انظرنی الی یوم یبعثون۔ انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم۔ اور اپنی پیشگوئی چودہ ۱۴ ماہ کے منتظر رہیئے۔ کیونکہ کسی قدر غلط سلط استراق سمع شیاطین کو بھی حاصل ہو جاتا ہے اور پھر ایسے استراق سمع کے بعد شیاطین ہلاک بھی ہو جاتے ہین۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین۔ ایضا الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شہاب ثاقب۔ مجھ کو آپ کی نسبت خوف ہے۔ کہ کہین اس استراق سمع کے بعد شہاب ثاقب یا شہاب مبین آپ پر نہ ٹوٹ پڑے کیونکہ سنت اللہ یون ہی ہے۔ کہ استراق سمع کے بعد شہاب ثاقب ٹوٹا کرتا ہے دیکھو حقیقۃ الوحی کو کس قدر ایسے انسانون پر جو بڑے بڑے دعاوی کرتے تھے۔ بمقابلہ اس مامور من اللہ کے شہاب ثاقب اور شہاب مبین گرے ہین لیکن وہ علم جس کو اظہار علی الغیب کہتے ہین وہ بجز مامور من اللہ کے اور کسی کو حاصل نہین ہوسکتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدا لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربہم۔ سو اگر آپ کو اظہار علی الغیب کا مرتبہ حاصل ہے اور یہ دعویٰ ہے۔ تو اس کا فیصلہ چودہ ماہ تک ابتدائی جولائی سنہ ۱۹۰۷ء سے ہوجاویگا۔ صبر کیجیئے اس نمبر مین آپنے خاکسار کو دو ہفتہ کے لئے واسطے تصدیق اپنے الہامات کے طلب بھی فرمایا ہے کہ اور نہین میری رویائے صادقہ کا اور الہامات کا امتحان ہی سہی۔ ڈاکٹر صاحب مین آپ کی رویا کی تکذیب نہین کرتا مین تو کافرون کے رویا کے لئے بھی امکان صدق کا معتقد ہون کیا آپکو حضرت یوسف کے بادشاہ وقت کا خواب جو قرآن مجید

مین مندرج ہے یاد نہین رہا کہ کیسا سچا واقع ہوا۔ اے ڈاکٹر صاحب یہان تو گفتگو اون رویا اور الہامات مین ہے جو بمقابلہ ایک مامور من اللہ کے تحدی کے ساتھ واقع ہو ابھی تک تو مین نے ایک متنفس کی نسبت بھی نہین سنا۔ کہ آپکے الہام مباہلہ متحدیانہ سے ہلاک ہوا ہو۔ ہان آپنے پیشگوئی چودہ ماہ کی حضرت اقدس کے مقابلہ مین شائع کی ہے سو اسکی نسبت آپ کا ناز کرنا قبل از وقت ہے۔ اس کی نسبت یہ قول اللہ تعالیٰ کا تلاوت کیا جاسکتا ہے۔ کہ سیعلمون غدا من الکذاب الاشر۔ ڈاکٹر صاحب کس قدر آپ کی غلطی ہے کہ مولانا عبد الکریم مرحوم اور محمد افضل صاحب اور محمد یوسف کی نسبت آپ لکھتے ہین۔ کہ میری تفسیر کی مخالفت کیوجہ سے دے دنیا سے اوٹھائے گئے۔ ڈاکٹر صاحب یون تو صدہا بلکہ ہزارہا آدمی بحکم انک میت و انہم میتون کے فوت ہوچکے ہین۔ یہان تو گفتگو اوس فوت و موت مین ہے جو بمقابلہ مدعی ماموریت کے مخالف کی نسبت متحدیانہ طور پر واقع ہو۔ لہذا آپ ارشاد فرمایئے کہ آپنے کونسا اشتہار یا الہام متحدیانہ ان کی نسبت شائع کیا تہا افسوس کہ بعد ارتداد کے آپ کی مت الٰہی ماری گئی اور عقل ایسی جاتی رہی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ۔ یتخبطہ الشیطان من المس یا ان الذین ارتدوا علی ادبارہم من بعد ما تبین لہم الہدی الشیطان سول لہم و املی لہم۔ نمبر ۱۳ مین آپ فرماتے ہین کہ براہین احمدیہ مین شائع کیا تہا کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہون گے اور ظاہری و باطنی بادشاہ ہون گے پھر اس سے ارتداد کرنا روز روشن کی طرح ثابت ہے پس جو اس کا جواب ہوگا وہی اس کا جواب ہی الخ۔ ڈاکٹر صاحب آپکے ارتداد اور حضرت اقدس کے رجوع مین زمین و آسمان کا فرق ہے اور جملہ المشہرتین واقع ہے اور یہ قیاس آپ کا قیاس مع الفارق ہے۔ قیاس کی دو قسمین ہین ایک تو وہ قیاس ہے جو ماموربہ ہے جسکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اور دوسرا قیاس وہ ہے جو اول من قاس ابلیس کا مصداق ہی اب ان دونون امرون مین جو امور کہ فارق ہین اون کو سنئے۔ اول تو مسیح موعود کا جسمانی طور پر آسمان سے اوترنا حضرت اقدس نے نہ براہین احمدیہ مین لکھا ہی اور نہ کسی اور کتاب مین اور نہ جہاد کرنا اور نہ غنائم کا لوٹنا وغیرہ وغیرہ کہین لکھا ہے یہ آپ کا سراسر کذب ہے کہ براہین احمدیہ مین یہ شائع کیا ہے کہ مسیح علیہ السلام آسمان

سے نازل ہون گے۔ وکذا وکذا جواب آپ کا اعتقاد مندرجہ المسیح الدجال ہی اور اس خیال کے اثبات مین نہ کوئی آیت لکھی ہی اور نہ کوئی حدیث پھر آپکا یہ کہنا کہ مرزا صاحب نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ کی بنا پر لکھا ہے۔ کہ مسیح آسمان سے نازل ہون گے کس قدر افترا ہے ہان البتہ یہ لکھا ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کا فرقانی اشارہ اس آیت مین ہی۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ اور بموجب اقوال مفسرین کے نہ اپنی الہامات اور کشوف سے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق مین پیشگوئی ہے اور پھر چند ایام کے بعد اس قول سے رجوع بھی کیا گیا ہے۔ پھر کہان تو ایسے قول سے چند روز مین رجوع کرنا جس کی نسبت یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس قول کی طرف آیت مین صرف ایک اشارہ ہی ہے یعنی اس باب مین یہ آیت نص صریح نہین ہے اور کہان آپکا ارتداد اس سلسلہ حقہ سے جس کو آپ مدت پچیس سال تک دین و ایمان اعتقاد کرتے رہی اور آیات و احادیث اور دلائل عقلیہ سے مدت دراز تک اس کو ثابت کرتے رہے ہین ؏

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اور پھر ایک یہ ہے کہ خود براہین احمدیہ مین دو ورقون کے بعد ہی یہ عبارت بھی موجود ہے لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی تھی گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہین اور بحدے اتحاد ہے کہ نظر کشفی مین نہایت ہی باریک امتیاز ہے آخر تک اہل بصیرت پر اس عبارت سے چند امور واضح ہوتے ہین اول یہ کہ پہلا قول یعنی جسمانی اور سیاست ملکی کا قول مسیح ثانی کی نسبت جو نقل کیا گیا ہے وہ آپکا الہام یا کشف نہین ہے ہان آپکا غربت اور انکسار اور توکل وغیرہ مین نمونہ مسیح ہونا اور مسیح کے ساتھ نہایت درجہ کا اتحاد ہونا یہ امر الہامی اور کشفی ہی جس کو یہ فقرہ کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے ثابت کر رہا ہے اور دیگر الہامات مندرجہ براہین بھی اس امر کو ثابت کر رہی ہین۔ کہ مسیح اول کے ساتھ آپکو انتہا درجہ کی مشابہت ہے، کہ عالم کشف مین دونون مسیحون کی درمیان امتیاز کرنا نہایت دشوار ہے پس اگر نشانات آسمانی اور دلائل نقلیہ و عقلیہ سے ثابت ہو جاوے کہ یہی شخص جو مجسم رحم ہے مسیح موعود ہے جس کو عالم کشف مین مسیح اول سے انتہا درجہ کی مشابہت ہے، تو قول جسمانی اور سیاست ملکی کا جو نسبت مسیح موعود کے نقل کیا گیا ہے۔ بموجب اون خیال

علمائے مخالفین کے جو درباره مہدی اور مسیح کے رکھتے ہیں کہ جیسے یکایک ظاہر ہوگا وغیرہ وغیرہ ۔ غلط اور باطل ہے ۔ خصوصاً جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے ۔ کہ آیت میں جسمانی اور سیاست ملکی کی طرف اشارہ ہے ۔ آیت مذکورہ کوئی نص اس باب میں نہیں ہے ۔ تو اس قول کا غلط ہوجانا کیا بڑی بات ہے اور ایسے اشارات سے رجوع کرنا کون سا بڑا رجوع ہے بلکہ اگر بنظر غائر دیکھا جاوے اس امر کی طرف کہ گورنمنٹ عالیہ نے اپنی رعایا کو اس قدر آزادی عنایت فرمادی ہے اور اپنی قوانین ملکی ایسے عام کردئے ہیں کہ ان قوانین کے ماتحت رہکر ہر ایک قوم نے انجمنیں قائم کی ہیں اور قوانین گورنمنٹ عالیہ کے ماتحت ہوکر ایک انجمن ایک حاکم تصور کی جاتی ہے اور اس کے ماتحت جس قدر لوگ عہدے دار اور مناصب مقررہ والے ہیں ۔ وہ سب کے سب انجمن کے ماتحت ایسے ہی ہیں جیسے انجمن ماتحت گورنمنٹ عالیہ کے ہے پس اگر مسیح موعود کی سیاست جسمانی اور ملکی سے یہ مراد لی جاوے ۔ تو یہ ایک دوسری پیشینگوئی لطیف ہے کہ گورنمنٹ عالیہ وعادلہ کی اس رعایا میں جو تعلیم یافتہ ومہذب اور اہل الرائے ہے گورنمنٹ عالیہ کی فیض آزادی سے بحکومت اس کو ہی حاصل ہے تو جماعت احمدیہ جو سب سے زیادہ خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ کی ہے اس فیض سے کیونکر محروم رہ سکتی ہے لہذا اس میں بھی انجمنیں قائم ہوتی چلی جاتی ہیں ۔ جیسا کہ کلام نبوت میں موجود ہے ۔ کہ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته ۔ اس کلام نبوت کا پورا ظہور اسی گورنمنٹ عادلہ کے عہد میں ہو رہا ہے ۔ پس ایسے اشارات سے رجوع کرنا یا یہ تاویل صحیح کر لینا ایک قول لطیف ہے ۔ اور نہایت صحیح مطابق واقعات کے ہی ہے ۔ صحابہ کرام وتابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین نے بوقت ملجائے نصوص کے اپنی اجتہادات جلیہ سے رجوع کیا ہے اور امرہم شوری منہم اسلام کی تعلیم ہے پس یہ تو سنت قدیمہ ہے ۔ جو اسلام میں چلی آتی ہے اور ادنے سے اعلیٰ کی طرف رجوع ہے ۔ لیکن آپ کی ارتداد کی کوئی نظیر اسلام میں نہیں ملتی ورنہ آپ بتلادیں ۔ کہ کسی صحابی یا تابعی یا کسی مجتہد نے ۲۵ سال تک کسی سلسلہ حقہ یا مسئلہ کو دین وایمان اعتقاد کیا ہو اور نصوص کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے اس کی حقیت کا اثبات بھی کیا ہو ۔ اور پھر وہ اس سلسلہ حقہ یا اوس مسئلہ سے مرتد ہوگیا ہو اور پہلے عقائد اور ارتدادی عقائد میں من اعلیٰ امن کا فرق ہو یعنے اعلیٰ مرتبہ سے گرکر اسفل السافلین میں گر پڑا ہو ۔ ع ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا
اپنے رسالہ میں آپنے ایک نظیر حضرت اقدس کے رجوع کی بلعم کے ارتداد کے ساتھ ہی دی ہے ۔ مگر وہ بھی قیاس مع الفارق ہے ۔ کیونکہ بلعم تو حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں ہلاک اور تباہ ہوگیا اور یہاں پر جتنے بلعم مو سے یا عیسیٰ بن کر مقابلہ مباہلہ میں آئے وہ خود تباہ ہوگئے غارت ہوگئے اور ہلاک ہوگئے ۔ ایک تو نہیں ہلاک ہوا دو ہی نہیں ہلاک ہوئے جن کی ہلاکت کو امر اتفاقی کہا جاوے بلکہ جو مقابلہ یا مباہلہ میں آیا وہ تباہ ہوا ۔ دیکھو حقیقۃ الوحی کو غرضکہ آپکے جملہ قیاس اول من قاس ابلیس کے مصداق ہیں ۔

ڈاکٹر صاحب چونکہ یہ سلسلہ حقہ احمدیہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے اس لئے اس رجوع کی نظیر قرآن مجید اور کارخانہ نبوت میں بھی واقع ہے ۔ اگر آپ کو اس رجوع کا قیاس کرنا منظور ہے جو ادنی سے اعلیٰ کی طرف ہے ۔ تو اس نظیر پر قیاس کیجئے ۔ اور وہ نظیر تحویل قبلہ کا مسئلہ ہے آپ جانتے ہوں گے ۔ کہ اہل کتاب کا قبلہ بیت المقدس تھا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں تشریف لائے ۔ تو بسبب کسی مصلحت اور حکمت آلہی کے ۱۶ یا ۱۷ ماہ تک بیت المقدس کی طرف موہنہ کر کر نماز پڑھتے رہے ۔ جیسا کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہے ہاں بیت المقدس کے قبلہ گردانے میں کوئی حکم صادر نہیں ہوا تھا صرف انبیائے بنی اسرائیل کے طریق عمل کو مستحسن خیال کر کے بیت المقدس کو قبلہ گردان لیا گیا تھا ۔ کیونکہ اہل کتاب کے یہاں تمام انبیائے بنی اسرائیل کا قبلہ بیت المقدس ہی تھا ۔ جیسا کہ مسیح موعود کا جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر تشریف لانا درمیان یہود اور نصاریٰ کے اور نیز بعض اہل اسلام کے یہاں قدیم سے ایک مذہب چلا آتا تھا ۔ حالانکہ اس بارہ میں نہ کوئی نص صریح قرآنی وارد ہے اور نہ کوئی حدیث صحیح آئی ہے ۔ البتہ بے بل میں مسیح کا دوبارہ آنا جلالی شان سے لکھا ہوا ہے ۔ حضرت اقدس کو بھی تشریح قول جسمانی اور سیاست ملکی مسیح موعود کی نسبت کوئی الہام یا رویا ابتداً بھی نہیں ہوا ۔ لہذا حضرت اقدس نے براہین میں مسیح موعود کے جسمانی اور سیاست ملکی کی کوئی ایسی تشریح نہیں فرمائی ۔ جیسا کہ روایات مصنوعہ موضوعہ میں مہدی کے ساتھ ہوکر جہاد کرنے کے بارہ میں وارد ہیں اور وہی عوام کا خیال ہے یا کتب اور رسائل مخالفین میں اون دونوں کا جہاد کرنا لکھا ہوا ہے ۔ ہاں مجملاً لفظ جسمانی اور سیاست ملکی کا قول جس کی تاویل صحیح بھی موجود ہے ۔ کما مر بطور ایک اشارہ کے نقل فرمادیا گیا ہے ۔ مگر ایسے پس ایسے قول سے رجوع کرنے پر اعتراض کرنا کمال سفاہت ہے ۔ جیسا کہ تحویل قبلہ پر اہل کتاب نے اعتراض کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ایسے معترضین کا نام سفہار کہا ہے ۔ کما قال اللہ تعالیٰ ۔ سیقول السفہاء ما ولّٰہم عن قبلتہم التی کانوا علیہا ۔ یعنی جن لوگوں کی مت ماری گئی ہے وہ اعتراض کریں گے کہ مسلمان جس قبلہ پر پہلے تھے یعنی بیت المقدس اوس سے کس چیز نے اون کو پھیر دیا ۔ سفیہ اوسخواس لئے فرمایا گیا ہے کہ کعبۃ اللہ کی عظمت شان معترضین کو بھی مسلم تھی اور نیز کتب سابق سے بھی معلوم ہوتا تھا کہ خاتم النبیین سید المرسلین کا قبلہ کعبہ معظمہ ہی ہوگا کیونکہ کعبۃ اللہ کو بیت المقدس پر بدرجہا فضیلت حاصل تھی ۔ سیقول السفہا سے پہلے آیات میں تدبر کرنے سے یہ فضیلت ثابت ہوجاتی ہے دیکھو کہیں ارشاد فرمایا گیا ہے ۔ واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی ۔ اس میں اشارہ ہے ۔ کہ کعبۃ اللہ موضع حصول ثواب گردانا گیا ہے ۔ کہ تمام دنیا کے لوگ یہاں آکر مناسک حج کو ادا کریں گے اور اسی لئے وہ امن کی جگہ کی گئی تاکہ حجاج کو ایذا نہ پہونچے اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو مصلے گردانو ۔ کیونکہ ابراہیم علیہ السلام جو سب کے امام اور مقتدا تھے اونہوں نے اسکو مصلے مقرر کیا ہے یعنے بالآخر یہی قبلہ ہوگا اور کہیں فرمایا گیا ہے کہ وعہدنا الی ابراھیم واسمٰعیل ان طہرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود ۔ اس میں بھی اس کی بڑی فضیلت کی طرف اشارہ ہے کہ اس گھر کو واسطے طواف کرنیوالوں اور اعتکاف کرنیوالوں اور رکوع کرنیوالوں اور سجدہ کرنیوالوں کے اے ابراہیم واسمٰعیل پاک وصاف رکھو اور پھر حضرت ابراہیم کی ایک دعا نقل فرمائی گئی ہے ۔
واذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا بلداً امنا وارزق اھلہ من الثمرات من امن منہم باللہ والیوم الاخر ۔ یہ سب تمہید حجاج کے لئے ہے پس جبکہ یہ خانہ کعبہ ایسا افضل ہے ۔ کہ مناسک حج کو یہاں جہان کی حجاج آکر ادا کریں گے ۔ تو اس سے بڑھکر اور کونسی فضیلت کسی مکان کو حاصل ہوسکتی ہے ۔ پھر حضرت ابراہیم کی یہ دعا بھی نقل فرمائی گئی ہے ۔ کہ وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم اور حضرت ابراہیم جو خلیل اللہ ہیں ۔ ان کی دعا کیونکر قبول

نہ ہوویگی۔ پھر اس خانہ کعبہ سے بڑھکر بیت المقدس وغیرہ کیونکر ہوسکتا ہے پھر حضرت ابراہیم کی دعا سید المرسلین اور خاتم النبیین کے لئے جو بنی اسمٰعیل مین سے اسی مکہ معظمہ مین مبعوث ہونیوالی تھی نقل فرمائی گئی ہے۔ کہ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم ایٰتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم اور ظاہر ہے۔ کہ ایسا رسول عظیم الشان جہان صفات مندرجہ آیت کا مصداق ہو اور دوسرا کوئی نبی یہان پر مبعوث نہین ہوا کہ جو علم ظاہر اور باطن کا جامع ہو اور اللہ تعالیٰ کی عظمت شان اور اس گھر کی فضیلت کو آیات الٰہیہ سے ثابت کرنیوالا ہو اور تمام بدعات اور شرک کی نجاستون سے انسانون کو پاک و صاف و مطہر کرتا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عزیز و حکیم ہے۔ اس کو عزت اور غلبہ بھی حاصل ہو اور لاکھون اسرار اور حکمتین الٰہیہ اوس کے دین متین مین موجود ہون۔ جبکہ ایسا رسول بھی اسی مکہ معظمہ مین پیدا ہوا۔ پس اس مسجد کعبہ سے روگردانی کرنا یا اس رسول کے دیگر احکام دین اسلام سے اعراض کرنا اور اس پر معترض ہونا بڑی سفاہت ہے چنانچہ فرمایا گیا۔ کہ من یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ۔ ان جملہ آیات سے عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا ایک عارضی امر ہے جسمین کچھ مصالح الٰہیہ ہون گے جو چند روز کے بعد موقوف کردیا جاویگا اور کعبہ معظمہ ہی ہمیشہ کے لئے قبلہ مقرر ہوگا پس معہذا جو کوئی شخص اس تحویل قبلہ پر اعتراض کرے وہ نہایت درجہ کا سفیہ ہے جس کی عقل ہی جاتی رہی ہو اور مت ماری گئی ہو۔ اسی طرح چہ مسئلہ مسیح موعود کے دوبارہ آنیکا اہل مذاہب آسمانی مین موجود تھا۔ کہ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر دوبارہ آویگا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اسی طرح سے اوس کو نقل کردیا۔ مگر بااین ہمہ اون لغویات کے نقل ہرگز نہین فرمائی۔ جو قوم مین مشہور تھین۔ کلا وحاشا۔ ہان الہامات مندرجہ براہین احمدیہ باشارات لطیفہ بتا رہی ہین کہ خود حضرۃ اقدس ہی مسیح موعود ہونیوالے ہین لا غیر یہ امر بھی کمال ذہول یا سادگی اور احتیاط حضرت اقدس پر دلالت کررہا ہے کہ جب تک امر الٰہی اس بارہ مین صادر نہوا اور فاصدع بما تومر نہ فرمایا گیا تب تک اس کا اظہار نہ کیا گیا اور جس طرح جو لوگ معترض تحویل قبلہ پر ہوئے وہ محض سفیہ اور بیوقوف کہلائے گئے۔ اسی طرح جو لوگ اس تحویل خیال پر اعتراض کرین گے وہ بھی سفیہ محض ہین اسی لئے الہامات حضرت اقدس مین

یہ الہام بھی موجود ہے۔ کہ الا انھم ھم السفہاء ولاکن لا یعلمون۔ اور جس طرح اس تحویل قبلہ پر بعض سفہاء مرتد ہوگئے اسی طرح بعض سفہائے اہل اسلام بھی اس تحویل خیال پر مرتد ہوگئے۔ گویا اُن کا قبلہ ہی خیال تھا ان معترضین اور مرتدین کی سفاہت ظاہر ہے کیونکہ جو قول مؤیدہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ نہو بلکہ مخالف ہو اور عقل اس کو تسلیم کرتی ہو اس سے رجوع کرنا طرف اس قول کے جس کو کتاب اللہ بھی اور نشانات آسمانی ثابت کرتی ہون اور سنت رسول بھی اور دلائل عقلیہ بھی اسی کی مثبت ہون وہ قول عند العقل والنقل نہایت عمدہ اور احسن طریق ہے پھر اسپر اعتراض کرنا اگر سفاہت نہین تو اور کیا ہوسکتا ہے اسی لئے قرآن مجید مین فرمایا گیا ہے۔ کہ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم اور الہامات مین بھی وارد ہوا ہے۔ انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم اور جس طرح کہ تحویل قبلہ سے امتحان مخلصین اور غیر مخلصین مین واقع ہوا اسی طرح اس تحویل خیال سے بھی تمیز درمیان طیب اور خبیث کے بھی حاصل ہوگئی جیسا کہ الہامات مین بھی ہے ماکان اللہ لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب۔ اور جن مومنین مخلصین نے تحویل قبلہ کو بسرو چشم مان لیا اون کے اعمال صالحہ سابقہ اور ایمانیات ضائع نہین ہوئے اسی طرح ایسے مومنین مخلصین کے اعمال صالحہ و ایمانیات بھی ضائع نہین ہوے جس کا اشارہ ان الہامات مین ہے انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ وکمثلک در لا یضاع۔ اور جس طرح کہ آنحضرت صلعم نے تحویل قبلہ اس وقت کیا کہ حکم الٰہی صاف نازل ہوگیا۔ مسیح موعود نے بھی اس خیال کی تحویل اور دعوئی مسیح موعود اس وقت تک نہین کیا جب تک کہ حکم تاکیدی فاصدع بما تومر صادر نہین ہوا اور جس طرح کہ مختلف پیرایون مین تحویل قبلہ کے بارہ مین تاکیدات قرآن مجید مین بکرار وارد ہوئی ہین اسی طرح پر مسیح موعود اس تحویل خیال کو بہ تاکید بار بار بیان فرمایا کرتے ہین جلسون مین اشتہارون مین رسائل مین بھی کیونکہ یہ خیال عوام مین بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ ایک ستون شرک کا بھی بن گیا تھا اور ہزارون مسلمانون کے ارتداد کا موجب بھی ہوگیا اور علاوہ ان دینی مفاسد کے دنیوی مفاسد یعنی عوام کے درمیان مین موجب فتنہ وفساد کا اور نیز اپنی گورنمنٹ عادلہ عالیہ کے خلاف منشاء اور باعث نقض امن کا بھی تھا۔ اگرچہ اب نہو تو کسی عرصہ کے بعد ہو جاتا۔ اگر یہ خیال مسیح موعود کی صرف جسمانی یا سیاست ملکی ہی تک رہتا تو بھی اس قدر مفاسد کا موجب ہوتا لیکن روایات موضوعہ نے عوام کے خیال مین اس قدر حواشی

اسپر چڑھا دئے تھے کہ الامان الامان ونعوذ باللہ منہا کہین ٹھکانا ہے کہ دین اسلام جو اپنے لفظون ہی سے امن اور سلامتی کو بند آواز بلند بلا رہا ہے وہ لا یقبل الا السیف اور لا اسلام مین منحصر ہوگیا اور جس طرح اہل کتاب اپنی کتاب کے بموجب بخوبی جانتے تھے کہ خاتم النبیین صلعم کا قبلہ کعبہ معظمہ ہوگا چنانچہ اب تک باوجود صدہا تراجم مختلفہ کے یہ امر مفہوم ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انہ الحق من ربھم۔ اسی طرح علمائے مخالفین ہمارے خوب جانتے ہین کہ مسیح اسرائیلی کا بجسد عنصری آسمان پر چڑھنا اور پھر آسمان سے نازل ہونا اور دو ہزار برس تک یا زیادہ مدت تک آسمان پر زندہ رہنا محض غلط ہے اور حق وہی ہے جو مسلک ہوتی جماعت احمدیہ کا ہے مگر عناد اور تعصب ان علماء کا اب تک روز بروز درجہ بہ ترقی ہے صدق رسول الکریم لتتبعن سنن من کان قبلکم الحدیث اور جس طرح کہ آنحضرت صلعم کو حکم تحویل قبلہ کا نہایت بڑی صفائی کے ساتھ نازل ہوا اور اس کے بعد ترقی روز افزون دین اسلام کی ہمیشہ ہوتی رہی اسی طرح اس خیال کی تحویل کے بعد روز افزون ترقی علوم حقہ و دینیہ و اشاعت کتب و رسائل اور احمدیہ کی دیگر فتوحات دینی و دنیوی کی بھی ترقی یوماً فیوماً ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اکثر الہامات حضرت مسیح موعود کے ان اسرار عجیبہ اور معارف لطیفہ کی طرف اشارات بھی کررہے ہین۔ مثلاً مضمون مندرجہ یاتیک من کل فج عمیق اور یاتون من کل فج عمیق کعبۃ اللہ کیلیے ارشاد فرمایا گیا تھا ہمین مناسبت یہی مضمون الہام مین وارد ہوا کیونکہ اس خیال کی تحویل کی نظیر تحویل قبلہ ہی مناسب ہے جو آنحضرت صلعم کے وقت مین واقع ہوچکی ہے۔ یا مثلاً الہام سلام علی ابراہیم ہے اوس مین بھی یہ مناسبت موجود ہے یعنی جس طرح کہ آنحضرت صلعم کے وقت مین مسجد ابراہیمی یعنی خانہ کعبہ کی طرف تحویل واقع ہوئی اسی طرح زمانہ مسیح موعود مین جو ابراہیم وقت ہے اس خیال قدیمہ کی تحویل سلامتی کے ساتھ طرف صراط مستقیم کے واقع ہوگی جو واقع ہوئی۔ یا الہام الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ہے اس مین بھی یہ مناسبت بہ شدت موجود ہے۔ یعنی جس طرح اصحاب فیل کی کوشش خانہ کعبہ کے استیصال مین ضائع کی گئی تھی اور وہ سب اصحاب الفیل بھی کعصف ماکول کردئے گئے تھے۔ اوسی طرح جو بڑی بڑی صنادید قوم اس خیال کی تحویل مین جو طرف صراط مستقیم کے ہے اوس کے روکنے مین سعی اور کوشش کرین گے اون کی وہ جملہ کوششین ضائع کردی جاوینگی اور اشد مخالفین کو ذریعہ سم قاتل یعنی سمی نیز ہائے طاعون کے کعصف ماکول کردیا جاویگا جیسا کہ واقع ہوا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی کو یا مثلاً الہام فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ہے اس مین مناسبت کا موجود ہونا بہت ظاہر ہے یعنی جس طرح کہ جملہ مومنین کو یہ حکم ہے کہ

مسلمان معاصرین کی اخلاقی جرأت

زبانی باتون مین تو مسلمان بہت بڑھ بڑھ کے بولنے کے عادی ہین۔ لیکن عملی طور پر اُن کے افعال کی پڑتال کرو تو سخت مایوسی ہوتی ہے۔ کہ جس قوم کے لیڈرون کا یہ حال ہے اس کے عوام کی حالت جتنی کچھ افسوسناک ہو۔ تھوڑی ہے۔ اس وقت ہمین اسلامی اخبارات سے شکایت ہے کہ وہ حق پسندی اور اخلاقی جرأت مین بہت گرے ہوئے ہین۔ عوام کو تو خیر ہم اس وجہ سے معذور سمجھ لین کہ وہ بے علم یا کم عقل ہونے کے علاوہ ضدی اور متعصب ملانون کے زیر اثر بھی ہین۔ لہذا حق و ناحق کی تمیز اور تائید و تردید کا حوصلہ و اہلیت اُن مین نہین مگر مختار اہل قلم اور خصوصاً اخبارون کے اڈیٹرز کو کیا خدا کی سنوار ہے۔ کہ اس بارہ مین وہ بھی علی العموم عوام سے کچھ کم نہین۔ اِلّا ماشاء اللہ۔

جب سلسلہ حقہ احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسا امر پبلک مین پیش ہوتا ہے۔ جس کے ماننے مین معمولی عقل و فہم کے آدمی کو بھی انکار و تامل کی گنجائش نہ ہو یا جو بالکل واقعات صحیحہ پر مبنی ہو۔ مگر اس سے براہ راست یا ضمناً بھی سلسلہ موصوفہ کی تائید ہوتی اور اس کے کاز کو کچھ تقویت پہونچتی ہو۔ تو ان حضرات کی ایمانداری و انصاف پسندی کا پردہ فاش ہوجاتا اور عقل و فہم کی قلعی کھل جاتی ہے کیونکہ ہندوستان بھر کے غیر احمدی مسلمان ہمعصرون مین اس وقت بمشکل دو چار ہی ایسے نکلین گے جو اس امر کی تائید کرین یا احمدیون کی تحریرات متعلقہ کو کم از کم اپنے پرچون کے بہرۂ منقولات ہی مین لے لین۔ عیسائیون ہندؤن۔ دہریون۔ فاسقون۔ فاجرون۔ غرض کہ ہر قسم کے دشمنان اسلام کی تحریکون پر متوجہ ہونا اور انکی تحریرون کا اقتباس لینا گناہ کبیرہ ہے۔ خواہ وہ بات کیسی ہی سچی اچھی اور مفید و کارآمد ہو۔ آخر اس کی وجہ؟ وہی تعصب سخن پروری اور دنیا پرستی ہے۔ جس نے آج کل کے علماء مخالفین کی عقلون پر دبیز دبیز پردہ ڈال رکھے ہین۔ یہ لوگ خیال کرتے ہین کہ اگر ہمنے سلسلہ احمدیہ کی تائید مین کوئی کلمہ خیر کہہ دیا تو ہمارے خریدار اور ناظرین ہماری طرف سے بدظن و بیزار ہوجاوین گے کہ کہین یہ بھی مرزائی ہو گئے۔ اور اس طرح ہمارے کاروبار کی کساد بازاری ہوگی اور روزی مین فرق آویگا جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اس زمانہ کے مسلمان حق اور صداقت کی اتنی پروا نہین کرتے۔ جتنا کہ اپنی دنیا داری کی ناک اور بات کو عزیز رکھتے اور اس کی پچ کرتے ہین۔ وہ خدا کے رسول کی بات اور دین اسلام کے ایسے حامی نہین۔ جیسے کہ بھائی برادری کے زیر اثر ہین اور اہل یورپ کی قربت پر فلاح دارین کو سمجھتے ہین۔ ابھی کل کی بات ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا معرکۃ الآرا رسالہ دربارہ عقیدۂ جہاد و خونی مہدی شائع ہوا۔ کتنے مسلمان اخبار ہین جنہون نے اس پر نوٹس لے کر سلسلہ احمدیہ کی تائید فرمائی ہے؟ چند روز سے ایک عیسائی فرم کی طرف سے قرآن شریف کے ترجمہ بلا متن کا اشتہار بعض اسلامی پرچون مین ہو رہا ہے جو ایک سخت قابل گرفت معاملہ اور اسلام کو ضرر عظیم پہنچانے کا پیش خیمہ ہے۔ مگر کس کس اسلامی ہمعصر نے ازخود اس کے نفع و نقصان کی پرواہ کی ہے اور اگر ازخود اتنی توفیق اور اسلامی حمیت نہ تھی تو کم از کم احمدی اخبارات الحکم وغیرہ کے لکھنے پر بھی کان دھرتے۔ مگر افسوس! دنیا کی ناک لاج اور روزی کی فکر انہین ایسے امور پر متوجہ ہونے ہی نہین دیتی۔ اور تو اور۔ ان کا تعصب اور تنگ ظرفی و تنگ خیالی تو اس درجہ تک پہونچی ہوئی ہے کہ اپنے اخبارون مین سلسلہ احمدیہ کے خلاف مضامین تو جھوٹے سچے لغو و لچر بھی شائع کر دیتے ہین لیکن ان کے جواب اور تائیدی مضامین درج کرتے ہوئے ان کا سر گھٹتا ہے ہمعصر پیسہ اخبار کا طرز عمل اسبارہ مین پھر بھی بس غنیمت ہے کہ وہ کبھی کبھی احمدیون کے مضامین بھی شائع کر دیتا ہے گو وہ بھی سلسلہ حقہ کے سخت مخالفین مین ہو اور بعض دیگر اسلامی معاصرین اسی یہ طعنے دیتے ہون کہ "وہ کوئی قومی یا اسلامی پرچہ نہین بلکہ ایک عام مذاق کا اخبار ہے۔ پیسہ اس کا مذہب ہے لہذا اس کی پالیسی بھی اسی کے مناسب حال ہونی چاہیئے" لیکن ہم تو اپنی جگہ یہ سمجھے ہین کہ اس کا مذہب خواہ کچھ ہو پھر وہ تمہاری طرح ایسا تنگ خیال اور متعصب تو نہین کہ وہ احمدیون کے معمولی اخبار مین بخل کرے۔ پیسہ پرستی کی دھن سے طعنہ زن حضرات کب خالی ہین وہ بھی اکثر موقعون پر دنیوی نفع و مضرت کے خیال سے حق پوشی و ضمیر فروشی کر جاتے ہین۔ خدا ہی بچائے ان لیڈرون اور کشتی قوم کے ناخداؤن سے جن کے ڈھنگ ہمین تو ایسے نظر آتے ہین کہ قوم بیچاری کو یہ بیچ منجدھار ہی ڈبوئین گے۔

ہندو مسلمان اخبارات

ہندو مسلمان اخبارون مین باہمی حقوق و تعلقات کی کشمکش دن دونی ترقی پر ہے۔ ہندو یہ کہتے ہین کہ ہمپر ظلم ہوتا ہے۔ ہمارے حقوق پامال کئے جاتے ہین اور مسلمان یہ دعویٰ کرتے ہین کہ اہل ہنود کا غلبہ اور انکی متعصبانہ جتھے بندیان اور ریشہ دوانیان ہماری قوم کو پیسے ڈالتی ہین۔ لطف یہ ہے کہ فریقین ایک دوسرے کو ہی ملزم ٹھیراتے جاتے ہین اپنی ہم قومون کی ذرا بھی زیادتی یا خطا کا اقرار کرنے کو انہین سے کوئی بھی تیار نظر نہین آتا یہ تو ممکن نہین کہ دونون بالکل سچے ہون یا دونو بالکل جھوٹے۔ لامحالہ ان کی حالت اس کے مصداق ہوگی کہ "کچھ لوہا کھوٹا کچھ لوہار" اگر فریقین کو قومی پچ کی بجائے صرف حق و ناحق سے غرض ہوتی تو چاہیئے تھا کہ کبھی کبھی ہندؤن کی زیادتی کی شکایت بھی ہندو ہمعصرین ہی چھپ جایا کرتی اور مسلمان اخبارات جیسے ہمیشہ ہندؤن کے ظلم اور مسلمانون کی مظلومی کے دکھڑے روتے رہتے ہین ویسے ہی کبھی کبھار کسی نیک بے تعصب۔ صلح جو قابل رحم اور بے ضرر و بے آزار ہندو بھائی کی تعریف حمایت مین بھی قلم اٹھا لیا کرتے ہمین اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ مسلمانون کی اکثر شکایات بالکل سچی اور واقعات پر مبنی ہوتی ہین لیکن کیا مجال ہے کہ کوئی ہندو پرچہ ان مین مسلمانونکو حق بجانب سمجھ کر انکی تائید کرے نیز ہم جانتے ہین کہ اہل ہنود مین جہان اکثر حضرات آریہ مسلمانون کے سخت مخالف اور اسلام کے کھلے دشمن ہین وہان بہت سے پرانے خیال کے ہندو احباب غیر متعصب۔ نیکدل اور آشتی پسند بھی اسی ملک مین بستے ہین۔ مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ مسلمان معاصرین ان کے اوصاف حمیدہ کی سچی تعریف بھی اپنے پرچون مین شائع ہونا گوارا کرین یہی وجہ ہے۔ کہ آجکل اس ملک کے مذہبی۔ اخلاقی تمدنی اور سیاسی۔ غرض ہر قسم کے حالات و معاملات مین سخت افسوسناک گڑبڑ پڑی ہوئی ہے اور ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے اگر لوگون مین سخن پروری اور قومی پچ کی جگہ حق جوئی و حق گوئی کا مادہ ہوتا تو ملک پر طرح طرح کی بلائین ہرگز نہ آئین۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں رحمت اللہ صاحب سنگرور
مسمات عمر بی بی ۔ چوبالہ تحصیل و ضلع گوجرات
میاں غلام محمد صاحب چک سکندر کھاریاں ضلع گوجرات
میاں احمد دین صاحب " " " " "
اہلیہ میاں عبد الغفور صاحب شر دہ ضلع ہوشیارپور
میاں اللہ دوہا صاحب ۔ کتھالیاں پسرور سیالکوٹ
میاں حسن محمد صاحب " " " "
میاں انشاء اللہ خان صاحب دہلی
میاں محمد اکرم خان صاحب مردان
میاں عبد الرحمن صاحب ۔ اجنیاں والہ ۔ گوجرانوالہ
میاں شیر گل صاحب ۔ کچھیاں ۔ ضلع ہزارہ
میاں لال الدین صاحب " " " "
میاں احسن الملک صاحب ۔ شوپیاں ملک کشمیر
میاں احمد بیگ صاحب " " " "
علی بیگ صاحب " " "
اہلیہ میاں نور محمد صاحب ۔ ماجرہ متصل دیونہ ڈاکخانہ لالہ موسیٰ
میاں محمد صاحب " " " "
میاں کرم الدین صاحب " " "
رابعہ " " "
میاں احمد صاحب " " "
میاں محمد حیات صاحب " " " "
میاں اللہ دین صاحب " " " "
بہادل صاحب " " " "
میاں فضل دین صاحب " " "
میاں عمرا " " " "
میاں شہاب الدین صاحب چھڑیاں ضلع سیالکوٹ
میاں حسن دین صاحب ۔ شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور
میاں محمد شریف صاحب " " " "
میاں محمد یعقوب صاحب " " " "
میاں محمد حنیف صاحب " " " "
میاں عمر حیات صاحب سکنہ بگول ۔ بٹالہ ۔ گورداسپور
میاں احمد دین صاحب ولد نور الدین صاحب
میاں رحیم بخش صاحب نجار ۔ کتھالیاں پسرور ۔ سیالکوٹ
شاہ محمد صاحب ملد نواب " " "

رسید زر

۱۳ ۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ نمبر ۱۷۲۸ ۔ علی اکبر خاں صاحب عہ/۸
۱۴ " " نمبر ۱۷۲۹ ۔ محمد حیات صاحب عہ/۸
۱۴ " " نمبر ۱۷۳۰ ۔ میر غلام محی الدین صاحب عہ/۸
۱۵ " " نمبر ۹۶۵ ۔ محمد امین صاحب ے/
۱۵ " " نمبر ۱۱۳۹ ۔ میاں نذر محمد صاحب عہ/۸
۱۵ " " نمبر ۲۵۶ ۔ عنایت اللہ صاحب عہ/۸
۱۵ " " نمبر ۱۶۹۵ ۔ رحیم بخش صاحب عہ/۴
۱۵ " " نمبر ۱۷۳۳ ۔ محمد حسین صاحب عہ/۸
۱۶ " " نمبر ۱۶۹۴ ۔ دولت خان صاحب عہ/۸
۱۶ " " نمبر ۱۷۳۵ ۔ عبد الکریم صاحب عہ/۸
۱۶ " " نمبر ۱۵۳۳ ۔ حبیب اللہ خان صاحب ے/
۱۶ " " نمبر ۱۷۳۶ ۔ مہدی حسن خان صاحب عہ/۸
۱۶ " " نمبر ۱۷۳۷ ۔ میاں چراغ دین صاحب عہ/۸
۱۶ " " نمبر ۱۶۸۹ ۔ مولوی عبد اللہ صاحب عہ/۸
۱۶ " " نمبر ۱۰۹۹ ۔ سید محمد اشرف صاحب ے/
۱۶ " " نمبر ۱۰۴۳ ۔ قلندر بخش صاحب عا/۱۲
۱۷ " " نمبر ۱۴۶۷ ۔ میاں احمد صاحب عہ/۸
۱۷ " " نمبر ۷۳۵ ۔ گلاب الدین صاحب ۴/
۱۷ " " نمبر ۱۵۳۴ ۔ محمد عبد اللہ صاحب عہ/
۱۷ " " نمبر ۱۷۲۰ ۔ شیخ فتح محمد صاحب ے/
۱۷ " " نمبر ۱۷۳۸ ۔ سید عمر شاہ صاحب عہ/۸
۱۷ " " نمبر ۱۷۳۹ ۔ سردار کریم داد خان صاحب عہ/۸
۱۷ " " نمبر ۱۲۴۳ ۔ حافظ غلام احمد صاحب ے/۲
۱۷ " " نمبر ۱۷۴۰ ۔ میاں احمد دین صاحب عہ/۸
۱۷ " " نمبر ۱۷۰۹ ۔ سرور شاہ صاحب ے/
۱۷ " " نمبر ۶۶ ۔ فوجدار خان صاحب ے/۲
۱۷ " " نمبر ۱۷۴۱ ۔ رکن الدین صاحب عہ/۸
۱۷ " " نمبر ۱۷۴۲ ۔ منشی محمد الدین صاحب عہ/۸
۱۷ " " نمبر ۱۷۰۱ ۔ میاں محمد حسین صاحب عہ/۸
۱۷ " " نمبر ۳۶۶ ۔ محمد عظیم اللہ صاحب صہ/
۱۸ " " نمبر ۱۷۵۲ ۔ مولوی میر علی صاحب عہ/۸
۱۸ " " نمبر ۱۷۴۳ ۔ محمد ابراہیم صاحب عہ/۸
۱۸ " " نمبر ۱۷۴۵ ۔ غلام محی الدین صاحب عہ/۸
۱۸ " " نمبر ۱۷۴۴ ۔ نواب علی صاحب عہ/۸

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱/

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸/

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱/

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۲/

القول الصحیح — اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۱/

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر ۔ جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کیلئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۴/

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲/

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸/

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی جمع کیا گیا ہے ۔ غلامی ۲/ ۔ عصمت انبیاء ۱/

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۴/

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا

رعایت

چونکہ میں مقروض ہوگیا ہوں اور ادائے قرض ضروری ہے اسلئے میں اپنی کتابوں کو جو ذیل میں لکھی گئی ہیں نصف قیمت پر فروخت کرونگا تاجب تک میں قرض سے سبکدوش نہ ہوجاؤں۔ جو احباب اس وقت اِن کتابوں کی خریداری کرینگے وہ دوہرا نفع حاصل کرینگے ایک تو یہ کہ اپنے مقروض بھائی کی مدد کرینگے اور اس کو ادائے قرض کے قابل بنادیں گے دوسرے کتابیں رعایتی قیمت پر لے سکیں گے۔

فہرست کتب حسب ذیل ہے

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت	نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
لغات القرآن حصہ اول	عـ ر	۸ر	لغات القرآن حصہ دوم	عمہ	۱۲ر	سلاسل الفضائل	۲ر	۱ر	سلاسل التعلیم	۲ر	۱ر
تعلیم القرآن	۱ر	٠ر	قطعات	۳ پائی	ڈیڑھ پائی	سیرۃ النبی	۶ پائی	۳ پائی	انباء الغیب	۶ پائی	۳ پائی
رسالہ فدک	۲ر	۱ر	النظر	۱ر	٠ر	الاختلاف	۳ر	۱ر	کلمۃ الفصل	۱ر	۶ پائی
لیکچر سیالکوٹ	۲ر	۱ر	لیکچر لاہور	۲ر	۱ر	مسیح کی آمد ثانی اور نصاریٰ	٠ر	ـ۶ر	دعوت الحق	٠ر	ـ۶ر
عکس مکتوب حضرت رسول کریم	۱ر	بلا رعایت	حیرت کی حیرانی حصہ اول	۵ر	۲ر	چشمہ مسیحی	۳ر	بلا رعایت	کرشن اوتار	ـ ر	۶ر
حیرت کی حیرانی حصہ دوم	۴ر	۲ر	خطبات محمدی	۴ر	۲ر	ادعیۃ القرآن منظوم	۲ر	۱ر	جام شہادت	٠ر	ـ ر
یادگار کریم	٠ر	ـ ر	جام شہادت	٠ر	ـ ر	وفات مولوی عبدالکریم	ـ ر	۶ر	سی حرفی رد نصاریٰ	ـ ر	۶ر
جام وحدت	۱ر	۶ر	سی حرفی در مدح حضرت اقدس	ـ ر	۶ر	گلدستہ احمدی	ـ ر	۶ر	گل مونتیا	ـ ر	۶ر
نظم سراج [illegible]	ـ ر	۶ر	کامن احمدی	٠ر	ـ ر	اظہار الحق	ـ ر	ـ ر	سی حرفی فضل الدین	٠ر	ـ ر
تحفۃ المشتاقین	٠ر	ـ۶ر	تیغ مسیح	۱ر	٠ر	احمدی کامن	۱ر	٠ر	چمکار حق	ـ ر	۶ر
نشانات احمدی	۲ر	۱ر	پنج بیان دوسرا حصہ	۲ر	۱ر	پنج بیان حصہ اول	۱ر	٠ر	سیف حق	۲ر	۱ر
گلدستہ رسالت	۱ر	٠ر	گل مونتیا حصہ ۲	۱ر	٠ر	شہادت امام مولوی عبداللطیف	۲ر	۱ر	مجموعہ دعا	ـ ر	۶ر

المشتہر سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

یہ ضمیمہ جس احمدی بھائی کو پہونچے وہ دوسروں تک پہونچا کر اجر و ثواب حاصل کرے۔ ضمیمہ بدر مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء

رعایت

چونکہ میں مقروض ہوگیا ہوں اور ادائے قرض ضروری ہے اسلئے میں اپنی کتابوں کو جو ذیل میں لکھی گئی ہیں نصف قیمت پر فروخت کرونگا تاجب تک میں قرض سے سبکدوش نہ ہوجاؤں۔ جو احباب اس وقت اِن کتابوں کی خریداری کریں گے وہ دوہرا نفع حاصل کرینگے ایک تو یہ کہ اپنے مقروض بھائی کی مدد کرینگے اور اس کو ادائے قرض کے قابل بنادینگے دوسرے کتابیں رعایتی قیمت پر لے سکیں گے۔

فہرست کتب حسب ذیل ہے

المشتہر سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور